اکابر دیوبند

سے

بریلوی مذہب

کا

مولفہ: خادم الابرار نیاز مند ابوالفیض

دوست محمد قریشی صاحب

خطیب مسجد مہاجرین زینت السلام (میانوالی)

تعداد اشاعت (اوّل) ایک ہزار ۱۰۰۰

قیمت سفید کاغذ

مطبع

جوہر پرنٹنگ پریس جوہر آباد

کتابت :- ریاض احمد بھٹی جوہر آباد

:- ملنے کا پتہ :-

امتیاز منزل ابو الفیض دوست محمد قریشی خطیب مسجد مہاجرین زینت الاسلام میانوالی

۲- صاحبزادہ ابو الوفاء خیر محمد صاحب مدظلہ العالی
بمقام بہور شریف تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی
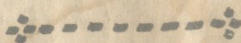
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی فَاسۡئَلُوۡا اَھۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ٥
(القرآن)

سببِ تالیف

میرے پیر روشن ضمیر عالم اجل و اکمل حضرت فقیر فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے جناب شمس الفقراء الحاج حضرت مولانا فقیر محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے چھوٹے صاحبزادے جناب مولانا ابو الوفا خیر محمد صاحب سلمہ الکریم الی یوم سید المرسلین آج ۷ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ میانوالی کمترین کے غریب خانہ پر تشریف لائے خیر و عافیت کے بعد چند اعتقادی مسائل پر گفتگو ہوئی آپ نے فرمایا کہ موجودہ دور میں یہ دوسرے فرقے (جن کی تفصیل عنقریب آئے گی) انکار کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی یہ ان کی زیادتی ہے۔ حالانکہ اُن کے سب پیشواؤں کا یہی عقیدہ تھا۔ جن کے بے شمار دلائل ان کی اپنی کتابوں میں موجود ہیں۔ تو پھر آپ نے فرمایا اچھا ایک ایسی کتاب لکھو

جس میں صرف انہی کی کتابوں کے حوالہ ہوں۔ شاید وہ حضرات اپنے معتمد علماء ورہنما کی لکھی ہوئی عبارتوں پر غور کریں اور نظر ثانی کر کے راہ مستقیم پر آجائیں اور عوام الناس وقارئین حقیقت شناس حضرات پڑھ کر سمجھ جائیں کہ حق پر کون ہے اور زور آوری پر کون :- کمترین نے معذرت پیش کی کہ بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن قبول نہ فرمائی بلکہ دُعا خیر فرما کر کتاب لکھنے کا حکم جاری فرمایا اور فرمایا اس میں تمہارا دین دنیا کا بھلا ہوگا۔

پیر کامل کی بات کا انکار درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا بھروسہ کر کے اس کی رضا اور اس کے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے میں نے اس کتاب کو لکھنے کے لئے ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ بعد نماز جمعۃ المبارک قلم اٹھایا مجھے یقین ہے کہ ولی کامل کی نگاہ کرم و امداد اور استاد عارف صادق کا فیض میرے ساتھ ہوگا اس لئے اس نیک کام میں مجھے کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے گی۔ اور میں انشاء اللہ تعالیٰ عبارتوں اور واقعات کی لکھائی میں کوئی خیانت نہ کروں گا۔ حضرت مولائی و مرشدی وسیلہ یومی وغدی الحاج فقیر محمد صدیق صاحب مدظلہٗ کے فرمان کے مطابق۔ کتاب کا نام :- "اکابر دیوبند سے بریلوی مذہب کا ثبوت" رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اپنے پیارے محبوب اور عارفین کاملین کے وسیلہ جمیلہ سے اس کتاب کو

قبول فرمائے آمین ثم آمین۔
خادم الابرار نیاز مند ابو الفیض دوست محمد قریشی خطیب مسجد
مہاجرین زینت الاسلام میانوالی ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ
بروز جمعۃ المبارک ۲۱ نومبر ۱۹۶۹ء

پیش لفظ

محترم قارئین کرام:۔ ہم بفضل ایزدی ایک نادر کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ جس میں صرف دیوبندی وہابی تبلیغی تنظیمی اسلامی مودودی اہل حدیث حضرات کے بڑے بڑے جید علماء فقراء کی کتابوں کے واقعات حوالہ جات درج ہوں گے ان کی دو رخی کا ثبوت خود بخود نکل آئے گا۔ آج کل ہر عام و خاص میں یہ چرچا ہو رہا ہے۔ کہ مولوی دنیا میں فساد مچا رہے ہیں۔ اتحاد نہیں کرتے متحد نہیں ہوتے ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہوتے کوئی کچھ کہتا ہے کوئی ملاں کچھ کہتا ہے۔ آؤ اور ٹھنڈے دل سے سوچو اور پڑھو عقائد کے لحاظ سے مسائل پر غبار بالکل نہ ہوگا۔ دنیاوی اور سیاست کا معاملہ اور ہے اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ کتاب میں تشدد

جھوٹ تعصب ذاتیات خیانت کا ذرہ نہ ہوگا۔ نہ ہمارا مطلب یہ ہے۔ یقیناً ایسی کتاب نہ شائع ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس کو سینے سے لگا کر رکھیں انشاءاللہ تعالےٰ آپ کی بگڑی بن جائے گی۔

عطر آں است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

آخر یہ فیصلہ خود کرنا کہ شور کسی کی طرف ہے اور زور کس کی طرف۔

کاتب

المولف

تعارف

نیاز مند کا سلسلہ نقشبندی بیعت حضرت ولی کامل فقیر فتح محمد صاحب نور اللہ مرقدہ کہ بمقام بھورہ شریف (متصل عیسیٰ خیل) ضلع میانوالی سے ہے۔ مدرسہ اسلامی جامعہ رضویہ لائل پور محدث اعظم جناب حضرت الحاج محمد سردار احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے فارغ التحصیل علماء میں سے شرف رکھتا ہے۔ اصلی وطن پکی شاہ مردان ہے جس کا ضلع میانوالی ہے۔ اس وقت مسجد مہاجرین زینت الاسلام میانوالی میں بحیثیت خطیب مقرر ہے۔

پیشتر ازیں ایک کتاب مسمٰی "عقیدہ اہل سنت" لکھ چکا ہوں جو میانوالی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے۔ تعارف کا مقصد یہ ہے کہ کتاب میں بفرض محال کوئی غلط واقعہ ثابت کرنے کی کوشش کرے یا کسی مقام پر عبارت میں شک و شبہ سمجھے تو بالمشافہ ملاقات کرے ورنہ مذکورہ پتے پر خط و کتابت کرے۔

"مؤلف"

وضاحت و انعام

۱۔ کتابت میں بفرض محال چھاپہ میں کوئی غلطی آگئی تو احباب کی کوئی ذمہ داری نہ ہوگی۔

۲۔ اصل عبارت کے علاوہ باقی تحریر نمایاں ہوگی۔

۳۔ اختصار ہوگا لیکن سیاق و سباق کے مطابق ہوگا۔

۴۔ کئی تفسیروں اور حدیثوں کے حاشیئے عمداً نہیں لکھے گئے حالانکہ یہ حضرات اُن کے قائل ہیں۔

۵۔ کئی عبارتیں علمی ہوں گی۔ جن کو غور سے پڑھیں اور سمجھیں۔

۶۔ مصنف کا ان کی کتابوں سے باقی عبارتوں واقعات مسائل عقائد سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

۷۔ کتاب میں غلط بیانی ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

مؤلف

ان کتابوں کے نام جن سے واقعات مسائل عبارتیں اخذ کی گئی ہیں

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف یا مولف	نمبر شمار	نام کتاب	مصنف یا مولف
۱-	حاشیہ تفسیر بیان القرآن مطبوعہ تاج کمپنی	مولوی اشرف علی تھانوی	۱۱-	کلیات امدادیہ مع (۱) ضیاء القلوب (۲) فیصلہ ہفت مسئلہ (۳) ارشاد مرشد (۴) مثنوی تحفۃ العشاق (۵) رسالہ وحدۃ الوجود (۶) غذائے روح (۷) گلزار معرفت (۸) رسالہ درد غمناک (۹) جہاد اکبر (۱۰) نالہ امداد غریب	شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکی
۲-	بہشتی زیور				
۳-	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب	״			
۴-	حکایات اولیاء	״			
۵-	حفظ الایمان مع بسط البنان	״			
۶-	امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق	״			
۷-	حیات المسلمین	״			
۸-	مناجات مقبول کامل	״	۱۲-	شمائم امدادیہ اردو ترجمہ	ملفوظات حاجی امداد اللہ صاحب کاتب احقر العبید محمد حسین المرشید
۹-	حجۃ اللہ البالغہ مع ترجمہ اردو	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی			
۱۰-	فیوض الحرمین عربی اردو	״			

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف یا مؤلف	نمبر شمار	نام کتاب	مصنف یا مؤلف
۱۳-	در الثمین فی مبشرات	شاہ ولی اللہ صاحب	۱۹-	صراطِ مستقیم اردو	شہید مولانا اسمٰعیل دہلوی
	النبی الامین عربی اردو	محدث دہلوی	۲۰-	جواہر القرآن	مولانا غلام خان راولپنڈی
۱۴-	فتاویٰ رشیدیہ	رشید احمد	۲۱	ہجرت رسول ویار	مولوی شید نور
	کامل مبوب	گنگوہی		غار رسول	الحسن بخاری ملتان
۱۵-	تذکرۃ الموتیٰ و القبور	قاضی ثناء اللہ	۲۲	خلافت و ملوکیت	ابو الاعلیٰ مودودی
		پانی پتی	۲۳	رسالہ جات خدام الدین	بیادگار مولانا احمد علی
					لاہور نگران عبید اللہ
۱۶-	مالا بد منہ	"			انور ہفت روزہ
۱۷-	فتاویٰ عبد الحی	مولانا حاجی			
	اردو کامل	ابو الحسنات	۲۴	رسالہ جات ترجمان السلام لاہور	غلام غوث ہزاروی
		محمد عبد الحی صاحب	۲۵	رسالہ چٹان لاہور	شورش کاشمیری
		مترجم مولانا	۲۶	رسالہ الاعتصام لاہور	اہلحدیث احسان الٰہی
		خورشید عالم	۲۷	اخبار امروز	راولپنڈی ۲۵ ۹/۶۹
		صاحب فاضل دیوبند	۲۸	زینت الاسلام دو حصہ	فقیر اللہ صاحب لاہور
۱۸	تقویۃ الایمان مع	مولانا	۲۹	رسالہ تجلی	دیوبند
	تذکیر الاخوان مع	اسمٰعیل	۳۰	کرامات امدادیہ	ناشر کتب خانہ
	فتویٰ در بارہ علم غیب	دہلوی			ہادی دیوبند یوپی
	طبع دیوبند یوپی				کتبہ اسلم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی وافضل صلوات اللہ علی اکمل عباد اللہ محمد ن المصطفیٰ وعلی الہ واصحابہ زبدۃ ارباب الکرم وقدوۃ صلی اللہ علیہ وسلم :- امّا بعد

امیدوار رحمت غفار و تشنۂ شفاعت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم و علی الہ الاطہار و اصحابہ الکبار و عاشقان نبی مختار محبان حبیب پروردگار کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ کتاب ہٰذا شوق اور ذوق سے پڑھیں کیونکہ یہ کتاب جدائی کرنے والی نہیں بلکہ آپس میں ملانے والی ہے۔ ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے مقبول بندوں کا ذکر کثیر کریں تاکہ دونوں جہان کی نعمتیں ہمیں نصیب ہو جائیں۔ یہ خادم الابرار سب سے پہلے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ذکر کرتا ہے۔

ہمارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا پس اگر زیادتی کی روایت نظر پڑے بشبہ نہ

کیا جاوے) نشر الطیب ص ۹

۲۔ اور ہر معجزہ جس کو رسولان کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور پہنچا ہے۔
نشر الطیب ص ۱۳

۳۔ حاشیہ لے زیر سطر پہلی امت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور سے (برکت ملی ہے)
یعنی آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے باعث ہوا ہے۔ بہشتی زیور آٹھواں حصہ صفحہ پہلا

۴۔ ے چہرہ تاباں کو دکھلادو مجھے ؛ تم سے اے نور خدا فریاد ہے
نالہ امداد غریب ص ۲۲

۵۔ اور چونکہ نور محمدی تمام انبیاء کے انوار سے پہلے پیدا کیا گیا اور اتنے طویل عرصے تک باری تعالیٰ کی عنایات اور مہربانیوں کا مرکز رہا اسلئے اسکو نور اللہ کہہ دیا گیا۔

ابوالحسنات محمد عبدالحی فتاوی عبدالحی ص ۸۶

۶۔ اے اہل کتاب ہمارا رسول (حضور نبی کریم) آپ کے پاس آچکا ہے یعنی اللہ کی طرف سے لوگوں کے پاس ایک نور (محمدؐ) اور واضح کتاب (قرآن) آچکی ہے پس ان دونوں پر ایمان لاؤ۔
(پ۔ ۶۔ س مائدہ رسالہ خدام الدین ۵ اگست ۱۹۶۶ء ص ۱۹)

۷۔ آنحضرت سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک خانہ کعبہ

میں داخل نہیں ہوئے۔ جب تک ساری تصویریں مٹا نہ دی گئیں۔
رسالہ خدام الدین ۱۸ مارچ ۱۹۶۱ء صـ ۱۷

۸- آپ کا نور دو ہزار سال آدم سے پہلے تسبیح کہہ رہا تھا اللہ تعالے نے آپ کو یٰسین (سید البشرؐ) کہا
رسالہ خدام الدین ۷ جولائی ۱۹۶۲ء صـ ۸

۹- یہ رفعت و بلندی۔ یہ حسن و جمال یہ جذب و کشش یہ نورِ مجسم یہ خیر سراپا تو ایسا ہے کہ ہزار بار فدا ہو جائے۔ صدقہ ہوں دل و جان صدقہ ہوں۔ جسم و روح صدقہ ہوں دوبارہ دل صدقہ ہوں۔
رسالہ خدام الدین ۲۶ اپریل ۱۹۶۲ء صـ ۱۸

۱۰- مرکز نورِ خدا ہے خوابگاہ مصطفیٰ :: مخزن لطف و عطا ہے خوابگاہ مصطفیٰ
رسالہ خدام الدین ۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء صـ ۸

۱۱- اور پھر نور و اعلیٰ نور سرکار باعث تخلیق کائنات کی تو شان ہی نرالی ہے۔ من عرفنی فقد عرف ربہ
تذکرۃ الموتیٰ والقبور صـ ۷۸

لے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار ہم اہل سنت نہیں کرتے چنانچہ اسکی تشریح آگے آئیگی سوال و جواب میں آخیر پر۔ مؤلف

سایہ کے متعلق

۱۔ آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا۔
بیان محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات
۲۔ آپ کی پوشاک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی۔
رسالہ خدام الدین ۷ جولائی ۱۹۶۷ء ص

درباب علم غیب انبیاء کرام واولیاء عظام

۱۔ فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء و اولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت و ادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے۔ اصل میں یہ علم حق ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ و حضرت عائشہ کے معاملات سے خبر نہ تھی۔ اس کو دلیل اپنے دعویٰ کی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔

امداد المشتاق ص ۶۷

۲۔ فرمایا کہ محبوبان خاص جب تقدیر پر اطلاع پاتے ہیں اس کے موافق عمل کرتے ہیں۔ امداد المشتاق ص ۷۹

۳۔ فَاِنْ قَالَ فِی یَوْمٍ مَقَالَۃً غَائِبٍ
فَتُصَدِّقُھَا فِیْ ضَحْوَۃِ الْیَوْمِ اَوْغَدٖ

ترجمہ اگر آپ نے کسی دن غیب کی کوئی بات کہی تو اسی دن کی دوپہر کو یا اگلے دن اس کی (عملاً) تصدیق ہو گئی

ہجرت رسول و یار غار رسول ص ۱۷۱

۴۔ بفضلہ تعالےٰ میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ ہمیشہ سے آپ کے افضل المخلوقات فی جمیع الکمالات العلمیہ والعملیہ ہونے کے باب میں یہ ہے۔

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حفظ الایمان مع بسط البنان ص ۱۶

۵۔ حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو جنّت کے خازن رضوان نے آپ کے کان میں کہا یا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو بشارت ہو اس لئے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے علوم آپ کو عطا فرمائے گئے آپ کا علم سب سے زیادہ ہے۔

فتاویٰ عبدالحی کتاب العقائد ص ۷۱

۶۔ علم غیب بالذات[1] خداوند تعالیٰ ہی کے واسطے ہے اور اس

[1] علم بالذات ہم کب کہتے ہیں یہ بحث علم غیب عطائی میں ہے۔ مولف

کے علم کے برابر کسی کو علم نہیں ہو سکتا۔ جیسا وہ اپنی ذات میں یکتا ہے اپنی صفت علم میں بھی یکتا ہے اگر کوئی اس طرح کے علم میں اس کا کسی کو شریک بنا دے وہ بے شک مشرک ہے اور یہی مراد فقہا حنفیہ کی ہے جہاں نفی علم غیب غیر سے کرتے ہیں۔ اور جن احادیث سے غیر کا عالم بالغیب ہونا ثابت ہوتا ہے وہ یا طلاع بالعرض مراد ہے "فثبت التوفیق بین القولین" اب مطلق انکار یا اثبات دلیل جہالت ہے ہمارے حضور پرنور[1] فخر الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شک بعض غیوبات من غیب اللہ تعالیٰ کا علم ہے اس کو خداوند ہی جانتا ہے[2]۔ ہاں بعد خداوند تعالیٰ کے جس قدر آپ کو علم ہے۔ وہ بے شک تمام مخلوق سے خواہ فرشتہ ہو یا نبی یا غوث یا جن یا شیاطین کوئی بھی ہو بڑھ کر ہے۔ اور آپ کا کوئی مماثل نہیں اس صفت میں

حررہ محمد کرامت[3] اللہ

تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ص۲۲

۷۔ اور حضرت البدیہ یہ کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہؓ کے برابر کوئی عورت

---

[1] نور کا بھی ثبوت [2] ۱۲ جملہ قابل غور ہے۔

[3] اس کا نام فتاویٰ رشیدیہ میں آتا ہے ۱۲

نہیں دیکھی۔ ان کو جس جگہ کی جو خبر دی وہ ان کو پہلے ہی معلوم ہو جایا کرتی تھی۔

بہشتی زیور حصہ ہشتم ص۵۵

۸۔ حضرت سری سقطی کی ایک مریدنی کا ذکر۔ ان بزرگ کے ایک مرید بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پیر کی ایک مریدنی تھی ان کا لڑکا مکتب میں پڑھتا تھا۔ استاد نے کسی کام کو بھیجا وہ کہیں پانی میں جا گرا اور ڈوب کر مر گیا۔ استاد کو خبر ہوئی۔ اس نے حضرت سری سقطی کے پاس جا کر خبر کی آپ اُٹھ کر اس مریدنی کے گھر گئے اور صبر کی نصیحت کی وہ مریدنی کہنے لگی کہ حضرت آپ یہ صبر کا مضمون کیوں فرما رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ تیرا بیٹا ڈوب کر مر گیا تعجب سے کہنے لگی میرا بیٹا انہوں نے فرمایا کہ ہاں تیرا بیٹا کہنے لگیں کہ میرا بیٹا کبھی نہیں ڈوبا اور یہ کہہ کر اُٹھکر اس جگہ پہنچیں اور جا کر بیٹے کا نام لے کر پکارا[1]۔ اے محمد اس نے جواب دیا کہ کیوں اماں اور پانی سے زندہ نکل کر چلا آیا۔ حضرت سری سقطی نے حضرت جنید سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے انہوں

[1] غائب کو پکارنا ثابت ہوا۔ مردے سنتے ہیں کیونکہ لفظ زندہ نکل کر چلا آیا دلالت کرتا ہے''

نے فرمایا اس عورت کا ایک خاص ایسا مقام اور درجہ[1] ہے کہ اس پر جو مصیبت آنے والی ہوتی ہے اس کو خبر کر دی جاتی ہے۔ اور اس کی خبر نہیں ہوئی تھی اس لئے اس نے کہا کبھی ایسا نہیں ہوا (بہشتی زیور حصہ ہشتم صہ ۶۱)

۹۔ حکایت (۴۳) اصل واقعہ یہ ہے کہ اگر عید کا چاند تیس کا ہونے والا ہوتا تو شاہ عبد القادر صاحب اوّل روز تراویح میں ایک پارہ پڑھتے اور اگر انتیس کا چاند ہونیوالا ہوتا تو اوّل روز دو پارے پڑھتے

حکایات اولیاء صہ ۶۴

۱۰۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوھی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پینے کے لئے پانی مانگا کورے لوٹے میں پانی لایا گیا لوٹا بھی گرم تھا اور پانی بھی کڑوا اور گرم حضرت گنگوھی نے سب حاضرین کو کلمہ شریف پڑھنے اور دعا مانگنے کے لئے کہا پھر پانی منگایا گیا تو پانی بھی ٹھنڈا اور میٹھا اور لوٹا بھی ٹھنڈا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ لوٹا کسی ایسے مردے کی مٹی سے بنا ہوا ہے۔ جس کو عذاب ہو رہا ہے۔ اب

---

[1] جن کو درجہ اللہ تعالے نے دیا ہے۔ ہم بھی انہیں کو مانتے ہیں۔

کلمہ شریف کی برکت سے عذاب ٹل گیا ہے اور لوٹا بھی ٹھنڈا ہو گیا ہے

رسالہ خدام الدین ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء صہ ۱۷

۱۱۔ سیدۃ النساء اہل الجنتہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بھی قبل از وقت فرما دیا تھا آج میرا انتقال ہوگا اور پھر غسل کر کے کپڑے بدل کر اپنے مصلیٰ پر رو بقبلہ لیٹ گئیں اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

۱۲۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس اللہ سرہ العزیز نے بھی شب برات ۱۵ شعبان المعظم کے دوسرے ہی دن اپنے متعلق اپنی اہلیہ سے فرما دیا تھا کہ! کیا حال ہوگا اس شخص کا جو

ع اولیاء کرام کو یہ علم بھی ہوتا ہے کہ فلاں برتن دنیا کی فلانی جگہ کی مٹی سے بنا ہوا ہوتا ہے اور مردوں کی مختلف حالتوں کا ان کو علم ہوتا ہے اور کلمہ شریف پڑھنے اور دعا مانگنے سے مردے بخشے جاتے ہیں۔ اسواسطے ورثا ان اقربا کے بعد جب وہ فوت ہو جاتے ہیں تیسرے میں اہتمام کر کے کلمہ شریف پڑھواتے ہیں تاکہ ایصال ثواب کر کے ان کے گناہ معاف ہو جائیں نیز عام مردے بعد وفات بھی اتنا فائدہ دیتے ہیں کہ انکی قبروں کی مٹی کمہار لاکر پیالے لوٹے بناتے ہیں جسمیں بڑے بڑے جید علماء پانی پیتے ہیں یہ سارے فائدے اس واقعہ سے حاصل ہوئے۔

اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہے کہ اس کا نام اسی سال میں وفات پانے والوں کی فہرست[1] میں آگیا ہے۔

رسالہ خدام الدین ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۲

۱۳۔ حضرت کے سب سے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ صاحب مہاجر مدنی کی ایک روز مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے آنکھ لگ گئی اور خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرتؒ کی زیارت سے مشرف ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پیشانی پر بوسہ دیا اور سینے سے لگایا ایک نہایت ہی پر فضا مقام ہے اور باغ کے درمیان روش کے دو رویہ مکانات اور محلات کی قطاریں ہیں مولانا حبیب اللہ صاحب کے دل میں خیال آیا کہ خدا جانے یہ کونسا مقام ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب ہی میں آپ کو فرمایا کہ یہ جنت ہے۔ اور جو دائیں جانب محلات ہیں یہ ان علماء کے ہیں جنہوں نے تیرے والد سے قرآن کے علوم و معارف سیکھے اور جو بائیں جانب مکانات ہیں یہ اُن خوش بخت مسلمانوں

[1] اولیاء کاملین لوح محفوظ کا سب کچھ دیکھ لیتے ہیں اور ہر ایک کی موت کی خبر دیکھتے ہیں جس طرح لفظ فہرست نمایاں ہے

کے ہیں جنہوں نے تیرے والد سے بیعت کی۔
(یہ خواب حضرت کی وفات سے قبل دکھایا گیا)
رسالہ خدام الدین ۳۰ دسمبر ۱۹۶۶ء صد ۱۵

۱۴ زمانہ روپوشی میں جب حضرت صاحب انبہٹہ تشریف لائے تو مولوی انصار علی صاحب آپ کو اپنے قبرستان میں لے گئے۔ اور عرض کیا کہ ہمارے دادا صاحب کے ایک پیر یہاں مدفون ہیں مگر قبر کا نشان معلوم نہیں آپ بتلا دیجئے کہ وہ قبر کہاں ہے۔ آپ نے کسی قدر عذر کے بعد ادھر ادھر دیکھ کر ایک مقام پر انگلی رکھ دی کہ یہ ہے" مولوی صاحب کو پہلے سے معلوم تھا واقع میں وہی جگہ تھی لیس انہوں نے حضرت صاحب کے قدم پکڑ لئے
کرامت امدادیہ صہ ۳۹

ع اس واقعہ سے چند فائدے حاصل ہوئے۔ پہلا فائدہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دلوں کی جانتے ہیں۔ دوسرا فائدہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے ہر مقام کی خبر رکھتے ہیں تیسرا فائدہ آپ اپنی امت کے ہر حال ابتدا و انتہا کے خبردار ہیں چھوتھا فائدہ آپ امت کے ہر فرد بہشتی ہو یا دوزخی ہو خبر رکھتے ہیں۔ پانچواں فائدہ قیامت کے حال سے اور اسمیں جو ہونا ہے وہ جس کو چاہیں بتا دیتے ہیں۔ اس میں آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔

ل لوگوں کو مقبولان بارگاہ کی قبروں کا پتہ دینا کہ وہ نفع حاصل کریں جائز ہے
" مولف "

مسئلہ حاضر ناظر

۱۔ جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور روضہ اقدس علے صاحبہا الف الف صلوٰۃ والف الف تسلیم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ تو میں نے روح مبارک و مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہراً اور عیاناً دیکھا نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب تو میں سمجھ گیا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں اور لوگوں کی امامت فرماتے ہیں وغیر ذالک کہ یہ سب اسی دقیقہ کی باتیں ہیں"

فیوض الحرمین عربی اردو ص ۸۱

۲۔ اس کے بعد پھر میں روضہ عالیہ مقدسہ کی طرف چند بار متوجہ ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لطافت میں الافت کے بعد ظہور فرمایا۔ گاہے تو بصورت عظمت اور ہیبت جلوہ افروز ہوئے اور کبھی جذب و محبت اور انسیت و انشراح کی شکل میں،، حتےٰ کہ میں نے خیال کیا کہ تمام

فضا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سے لبریز ہے اور روح اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اسمیں تیز ہوا کی طرح موجیں مار رہی ہے۔ حتی کہ دیکھنے والے کو "موجیں" ملاحظہ اقدس کی طرف نظر کرنے سے روک رہی تھیں۔

فیوض الحرمین عربی اردو صہ ۸۳

۳۔ اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی اصلی صورت کریمہ میں بار بار دیکھنا باوجودیکہ میری تمنا اور آرزو تھی کہ روحانیت میں دیکھوں نہ جسمانیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں" تو میری یہ بات سمجھ میں آئی کہ آپ کا خاصہ ہے روح کو صورت جسم صلی اللہ علیہ وسلم میں کرنا

فیوض الحرمین عربی اردو صہ ۸۴

۴۔ اہل برزخ کو چار قسم کرکے لکھا: فَاِذَا مَاتَ اِنْقَطَعَتِ الْعَلَاقَاتُ وَرَجَعَ اِلٰی مِزَاجِہٖ فَلَحِقَ بِالْمَلٰئِکَۃِ وَصَارَ مِنْھُمْ وَاُلْھِمَ کَاِلْھَامِھِمْ وَسَعٰی فِیْمَا یَسْعَوْنَ فِیْہِ وَفِی الْحَدِیْثِ رَاَیْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ مَلَکًا یَّطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلٰئِکَۃِ بِجَنَاحَیْنِ وَرُبَّمَا اشْتَغَلَ ھٰؤُلَاءِ بِاِعْلَاءِ کَلِمَۃِ اللّٰہِ وَنَصْرِ حِزْبِ اللّٰہِ وَرُبَّمَا کَانَ لَھُمْ لَمَّۃُ خَیْرٍ بِابْنِ آدَمَ ؛

ترجمہ: جب مرتے ہیں علائق بدنی منقطع ہو کر ملائکہ سے ملتے ہیں۔ اور انہیں میں سے ہو جاتے ہیں اور ان ملائکہ جیسے کام یہ بھی کرنے لگتے ہیں: چنانچہ حدیث میں ہے کہ میں نے جعفر بن ابی طالب کو ایک فرشتہ کی صورت میں اور فرشتوں کے ساتھ دو بازوؤں اور پروں سے جنت میں اڑتے دیکھا ہے" جن کاموں کی ملائکہ سعی کرتے ہیں یہ بھی کرتے ہیں اور کبھی یہ پاک روحیں خدا کا بول بالا کرنے اور اسکے لشکر کو مدد دینے یعنی جہاد و قتل کفار و امداد مسلمین

میں مشغول ہوتی ہیں اور کبھی بنی آدم سے اس لئے نزدیک و قریب ہوتی ہیں کہ ان پر افاضہ خیر فرمائیں''

حجۃ اللہ البالغہ جلد اوّل باب اختلاف احوال الناس فی البرزخ صلا

شیطان کی رفتار

۵۔ الو یزیدؒ سے پوچھا گیا طے زمین کی نسبت آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی کمال کی چیز نہیں دیکھو ابلیس مشرق سے مغرب تک ایک لحظہ میں قطع کر جاتا ہے[۲]''

حفظ الایمان صلا

[۱] اللہ تعالیٰ جل شانہٗ آپ کو اور مجھے نیکی کی توفیق عطا فرمائے مسئلہ حاضر ناظر میں چار نمبر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے میں نے نقل کئے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے متعلق زیادہ نہیں تو اتنا تو تم نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے مقدمہ میں لکھا ہے۔ کہ اگر وجود او در صدر اول در زمانہ ماضی می بود امام الائمہ و تاج المحدثین شمردہ می شد'' سبحان اللہ کیا وضاحت ہوئی اور کی ولی اللہ صاحب نے اب اگر کوئی نہ مانے تو یہ نہ ماننا کمال نہیں ہمارا عقیدہ بھی یہی ہے جو ہمارے بڑے بڑے پیشواؤں کا ہے ۱۲۔

[۲] اس عبارت سے صاف اقرار ہے کہ آناً فاناً مشرق سے مغرب تک پہنچ جانا اہل اللہ کو تو کیا کفار و شیاطین سے بھی ممکن ہے۔ بلکہ ہوتا رہتا ہے اور یہ حاضر و ناظر کے معنی ہیں۔ ۱۲

حکایت

۲۶۔ ایک دفعہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جوش میں تھے اور تصور شیخ کا مسئلہ درپیش تھا فرمایا کہ کہہ دوں عرض کیا گیا کہ فرمایئے پھر فرمایا کہ کہہ دوں عرض کیا گیا کہ فرمایئے پھر فرمایا کہہ دوں عرض کیا گیا فرمایئے تو فرمایا کہ تین سال کامل حضرت امداد کا چہرہ میرے قلب میں رہا اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا پھر اور جوش آیا فرمایا کہہ دوں عرض کیا گیا کہ حضرت ضرور فرمایئے فرمایا کہ اتنے سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات بغیر آپ سے پوچھے نہیں کی[1]" حکایات اولیاء حکایت نمبر ۳۰۷ ص ۲۴۱

[1] اب اپنے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ صاحب کی وصیت پر عمل کریں جو کہ آپ نے کلیات امدادیہ میں لکھی ہے کہ جناب مولوی محمد رشید احمد صاحب کے وجود بابرکت کو ہندوستان میں غنیمت کبریٰ و نعمت عظمیٰ سمجھ کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں۔ کہ مولوی صاحب موصوف جامع کمالات ظاہری اور باطنی کے ہیں" آپ تصور کے بھی قائل اور حاضر ناظر کے بھی حکایت اپنی اصلی حالت پر ہے اس پر کوئی غبار نہیں۔ اگر یہ عقیدہ شرک و کفر ہے تو پھر یہ شرک و کفر تو تم پر بھی اور تمہارے پیشواؤں پر بھی عائد ہوتا ہے۔ ۱۲

۱۔ واقف اسرار حق دانائے راز

بے نیاز عالم سے حق سے باہناز

۲۔ دیکھ لے ہے چشم دل کی کھول کر

ہر جگہ نور محمدؐ جلوہ گر

۳۔ الغرض جو راہ حق مطلوب ہے

جا قدم لے دوڑ میرے پیر کے

۴۔ اب تو بیشک وہ سراسر نور ہے

نور ہے سایہ سے بالکل دور ہے

۵۔ جس کو ہووے شوق دیدار خدا

ان کے مرقد کی کرے زیارت وہ سدا[1]

(المختصر) کلیات امدادیہ رسالہ غذائے روح ص ۳

[1] ان اشعار سے یہ فائدے حاصل ہوئے :۔ پہلا فائدہ اولیاء کرام کو اسرار حق حاصل ہوتے ہیں۔ دوسرا فائدہ :۔ حاجی امداد اللہ اپنے پیر ومرشد کے نور کو ہر جگہ حاضر سمجھتے ہیں۔ تیسرا فائدہ :۔ اولیاء کرام کے پاؤں پکڑنے سے بیشمار فائدے حاصل ہوتے ہیں چوتھا فائدہ: حاجی صاحب اپنے پیر کو نور بھی مانتے ہیں اور نور کا سایہ نہ ہونا بھی مانتے ہیں۔ پانچواں فائدہ :۔ اولیاء کرام کے آستانوں اور مزاروں پر حاضری دینے سے خدا مل جاتا ہے۔ چھٹا فائدہ :۔ حاجی امداد اللہ کی شخصیت ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ درمیان زمین وآسمان کے :۔

باقی صفحہ نمبر [illegible] پر

(تشریح از مؤلف)

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے اپنے پیر و مرشد حضرت نور محمدؒ کی شان میں یہ داستان لکھی ہے۔ جس میں سے چند اشعار اخذ کر کے پیش کر دیئے ہیں:

۸- فرمایا کہ اوتاد جمع۔۔۔ وتد کی ہے بمعنی میخ چونکہ ان کی بدولت آفات و زلزلات سے حفاظت رہتی ہے لہذا اوتاد کہتے ہیں۔ اور ابدال کہ سات ہیں اور ہر اقلیم میں مقرر ہیں جب ایک ان میں سے فوت ہوتا ہے، دوسرا قائم کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ان کو ابدال کہتے ہیں۔ میں نے دہلی میں ایک ابدال کو دیکھا تھا۔ ایک آن واحد میں مختلف مقامات پر دیکھا جاتا تھا۔[لے]

امداد المشتاق صـ ۹۴

۹- مولوی مملوک علی صاحب ایک مرتبہ حضرت پیر و مرشد

٭ ایک ترازو ہے جس کی ڈنڈی پر لکھا ہے۔ حاجی امداد اللہ صاحب قطب مکہ (کرامات امدادیہ) اب قطب مکہ کے اقوال پیش کر دینا میرا کام ہے اور فیصلہ حاظر ناظر کا کرنا آپ کا کام ہے ۱۲۔

لے اللہ والے محافظ۔ ناصر۔ مدد گار ہوتے ہیں اور ان کی یہ مدد آنِ واحد میں ساری دنیا کو پہنچ سکتی ہے۔ ۱۲ "مؤلف"

کی خدمت میں بعد بیعت کے حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ مجھے تصور شیخ کی اجازت دیجئے تاکہ تصور شیخ کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ جب محبت و عقیدت غلبہ کرتی ہے۔ تب تصور شیخ کون کرتا ہے۔ غلبہ محبت سے تصور شیخ خود بخود بڑھ جاتا ہے حضرت کے اس فرمانے سے ایسا تصور شیخ ان پر غالب ہوا کہ ہر جگہ صورت شیخ کی نظر آتی تھی چلتے چلتے حیران ہو کر کھڑے ہو جاتے کہ صورت شیخ کی سامنے کھڑی ہے جہاں قدم رکھتے وہاں بھی صورت شیخ موجود ہے۔ نماز سجدہ کی جگہ صورت شیخ دیکھ کر نماز کی نیت توڑ دیتے تھے۔

شمائم امدادیہ صـ۸۱ امداد المشتاق صـ۱۱۲

اولیاء کرام وفات کے بعد اس دنیا میں جسماً آتے جاتے ہیں

۱۰۔ مولانا اسمٰعیل شہید کے قافلہ میں ایک شخص شہید ہو گئے تھے جن کا نام بیدار بخت تھا یہ مجاہد دیوبند کے رہنے والے تھے ان کی شہادت کی خبر دیوبند میں آ چکی تھی۔ ان کے والد حشمت علی خان حسب معمول دیوبند میں اپنے گھر میں ایک رات تہجد کی نماز کے لئے اٹھے تو گھر کے باہر گھوڑے کے

ٹاپوں کی آواز آئی انہوں نے دروازہ کھولا تو یہ دیکھ کر حیران ہوئے۔ کہ ان کے بیٹے بیدار بخت ہیں۔ بہت حیرانگی بڑھی کہ یہ تو بالاکوٹ میں شہید ہو گئے تھے۔ رات گئے یہاں کہاں؟ بیدار بخت نے کہا جلدی کوئی دری وغیرہ بچھائیے حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب اور سیّد صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ حشمت خاں صاحب نے فوراً ایک بڑی چٹائی بچھادی اتنے میں سیّد صاحب اور مولانا شہید اور چند دوسرے رفقاء بھی آ گئے۔ حشمت خاں صاحب نے محبت پدری کی وجہ سے سوال کیا تمہارے یہاں تلوار لگی تھی۔ بیدار بخت نے سر سے اپنا ڈھاٹا کھولا اور اپنا نصف چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اپنے باپ کو دکھایا کہ یہاں تلوار لگی تھی۔ حشمت خاں نے کہا کہ بیٹا یہ ڈھاٹا پھر باندھ لو مجھ سے یہ نظارہ نہیں دیکھا جاتا تھوڑی دیر بعد یہ تمام حضرات واپس تشریف لے گئے۔ صبح کو حشمت خاں کو شک ہوا کہ یہ کہیں خواب تو نہیں تھا؟ مگر چٹائی کو جو غور سے دیکھا تو خون کے قطرے موجود تھے۔ یہ وہ قطرے تھے جو بیدار بخت کے چہرے سے گرے تھے اور اس کے والد نے دیکھے تھے اور ان قطروں کو دیکھ کر حشمت خان سمجھ

گئے کہ یہ بیداری کا واقعہ ہے خواب کا نہیں[1]"

رسالہ خدام الدین ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء صد ۱۶

بحوالہ ملفوظات حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

مکہ سے لکھنؤ اور لکھنؤ سے مکہ معظمہ

۱۱۔ مجھ سے میرے دوست مولوی نور الحسن صاحب جو

---

[1] رسالہ خدام الدین میں لکھا ہے اس حکایت کے اور بھی کئی معتبر راوی ہیں :۔ اب خدام الدین پڑھنے والے شک نہ کریں تو ہمکو تو شک نہیں البتہ جنکو شک ہیں بھی شک ہے تو یہ ایک لاعلاج بیماری ہے اسکا علاج ہر کوئی نہیں کر سکتا امید ہے کہ ایسے واقعات بار بار پڑھنے سے قارئین حضرت جان جائیں گے کہ حاضر ناظر کا مسئلہ تو بڑا آسان ہے جس پر کوئی غبار نہیں ہمارا شور بے فائدہ اور بے بنیاد ہے۔ اب اس قافلے کو جو دیوبند گھوڑوں پر بعد وفات کے آئے گئے بیٹھے باتیں کیں ان سب کو کوئی خدا بنالے اور کہے کہ خدا کے سوا حاضر ناظر کوئی نہیں ہو سکتا یہ کفر ہے تو اسکا صرف اسباب کے سوا اور کچھ جواب نہیں کہ گائے کا چمڑا سر پر ہو اور کہے کہ کیا اچھا ہوتا گھر جاؤں تو گوری گائے کلے پر کھڑی ہو ۱۲۔ "مولف"

نہایت صالح شخص ہیں۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ لکھنو میں
حاجی عبدالرحیم صاحب ایک بزرگ تھے اکثر تنہائی
پسند کرتے تھے جو لوگ ان سے ملنے جلنے جاتے
چند منٹ کے بعد ان کو رخصت کر دیتے اور اکثر
اوقات جذب میں رہتے ایک روز ایک مولوی صاحب
جو عمدۃ العلماء زبدۃ العرفاء مصداق العلماء ورثۃ۔
الانبیاء حضرت مولانا شیخ محمد صاحب محدث تھانوی
چشتی صابری رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت تھے ان کی
خدمت میں حاضر ہوئے حاجی صاحب موصوف نے
خلاف عادت ان کے ساتھ نہایت محبت کی اور بہت
شفقت سے پیش آئے اور فرمایا دوست کی
اولاد ہو اللہ تعالےٰ مدارج میں ترقی کرے انہوں
نے پوچھا آپ کے دوست کون بزرگ ہیں فرمایا
حاجی امداد اللہ صاحب تھانوی جو اب مکہ معظمہ کو
ہجرت فرما گئے ہیں۔ وہ میرے دوست ہیں اور
تم ان کے پیر بھائی مولانا شیخ محمد صاحب تھانوی
سے بیعت ہوا۔ انہوں نے پوچھا آپ کا حاجی
صاحب سے تعارف کیونکر ہوا۔ فرمایا وہ تو روز
تشریف لاتے ہیں میں نے عرض کیا حضرت تو مجھ کو

بھی بلادیجئے فرمایا عصر میں آجانا ملاقات ہو جائے
گی۔ ان کو چونکہ شوق پابوسی غالب تھا۔ اسی وقت سے
مسجد میں جا بیٹھے۔ جب عصر کی نماز کا وقت آیا اور
جماعت تیار ہو گئی۔ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب سلمہ
اللہ تعالے تشریف لائے اور امامت کی اور بعد نماز
تسبیح پڑھنے کے انہوں نے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا
اور عرض کی حضرت میرے پیر کو مجھ کو دکھا دیجئے فرمایا
آنکھیں بند کر لو۔ آنکھیں بند کیں تو دیکھا کہ حضرت مولانا
کا جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ میں ہاتھ ہے۔ اور ہر چہار اصحاب رضوان اللہ
علیہم اجمعین ہمراہ تشریف لئے چلے آتے ہیں۔ اُن کو
دیکھ کر پوچھا یہ کون ہیں مولانا رحمت اللہ نے عرض
کیا آپ کا خادم مجھ سے تعلق رکھتا ہے آنجناب
صلعم نے سر پر ہاتھ رکھا اور انہوں نے آنکھ
کھولی تو حاجی صاحب قبلہ تشریف لے
جا چکے تھے۔ یہ نہایت بیتاب ہوئے
اور حاجی عبدالرحیم صاحب سے پھر زیارت
کی استدعا کی فرمایا اللہ کو منظور ہوگا تو ہو جائے

گی اپنا کام کئے جاؤ گے۔

کتاب کرامات امدادیہ صہ ۱۸

مسئلہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ میرے والد مکرم فرماتے ہیں کہ میں ایام مولود شریف میں کھانا پکایا کرتا تھا تاکہ میلاد شریف پر اظہار خوشنودی کر سکوں۔ ایک سال میں اتنا تنگدست تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لئے اور لوگوں میں تقسیم کر دیے گیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت کے سامنے بھنے ہوئے چنے رکھے ہیں اور آپ بہت ہشاش بشاش ہیں [۲]۔ حدیث دو و بستم

در الثمین فی مبشرات النبی الامین عربی اردو صہ ۴۱

---

[۱] گیارہ نمبر بہ کفایت: شوق و ذوق والوں کے لئے حاضر ناظر پر بہت کچھ پیش کر دیا ہے۔ محبت ہو تو سب کچھ درست ہے۔

عداوت کی نگاہوں میں یوسف بھی حسیں ٹھہرے
محبت کی نظر ہو جب تو زنگی مہ جبیں ٹھہرے

اب خواہ مخواہ اعتراض یا الزام یا انکار یا شور یا ہٹ دھرمی کوئی کرے تو گویا اپنے رہبروں کو بدنام کر رہا ہے کسی کا کچھ نہیں بگڑتا۔ ۱۲
مزید تشریح تفصیل با لقا یا عنقریب لکھا پائیں گے۔

[۲] مولود شریف میں اظہار خوشی کیلئے اسباب مہیا کرنے جائز ہیں ۱۲

۲۔ فرمایا ہمارے علمائے مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علمائے جواز کی طرف بھی گئے ہیں جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں اتنا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے[1] اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں"

امداد المشتاق ص<u>۵۶</u>

۳۔ رہا اعتقاد کہ جس مجلس مولود میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں اس اعتقاد کو کفر و شرک کہنا[2] حد سے بڑھنا

لہ قیام کے وقت تولد کا اعتقاد نہ کوئی کرتا ہے اور نہ ہمارا ہے ۱۲ر

۲ہ کفر و شرک کہنا۔ حد سے بڑھنا آج کل کے زمانہ میں بتاؤ کس فرقہ میں ہے۔ خدارا اپنے اکابر اور مشاہیر علمائے کرام و مشائخ عظام کا عقیدہ تسلیم کرو۔ شیطان گمراہ کن ہے اس کے جال میں نہ آؤ اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔ بےنہ رگوں کا طریقہ چھوڑ کر اپنا سب کچھ برباد نہ کرو کیسی صاف عبارتیں ہیں یہ کس طرح غائب ہو سکتی ہیں اور ان کو کون مٹا سکتا ہے اب آپ کی مرضی ہے جو کہو سو کہو ۱۲ مولف

ہے کیونکہ یہ امر ممکن عقلاً و نقلاً بلکہ بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوتا ہے رہا یہ شبہ کہ آپ کو کیسے علم ہوا یا کئی جگہ کیسے ایک وقت میں تشریف فرما ہوئے یہ ضعیف شبہ ہے آپ کے علم و روحانیت کی وسعت جو دلائل نقلیہ و کشفیہ سے ثابت ہے اس کے آگے یہ ایک ادنی سی بات ہے علاوہ اس کے اللہ کی قدرت تو محل کلام نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی جگہ تشریف رکھیں اور درمیانی حجاب اٹھ جاویں بہر حال ہر طرح یہ ممکن ہے۔

کلیات امدادیہ فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۵

۴۔ حرمین شریفین۔ بصرہ۔ یمن۔ شام اور دوسرے شہروں کے رہنے والے ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوشیاں مناتے ہیں مال کثیر خیرات کرتے ہیں ذکر ولادت بیان کرنے اور سننے اور مجالس منعقد کرنے کا بہت زیادہ اہتمام کرتے ہیں[1]

فتاوی عبد الحی ص ۱۰۵

۵۔ قیام میلاد

لیکن حرمین شریفین کے علماء اور امام برزنجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

---

[1] اس سے زیادہ ثبوت اور کس طرح ہوتا ہے۔

کہ ولادت باسعادت کے ذکر کے وقت کھڑا ہونا مستحسن ہے۔ ایک دوسری جگہ ہے خوشخبری ہے ان لوگوں کے لیئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم ان کا مقصود و مطلوب ہو"

فتاویٰ عبد الحی صـ ۱۰۶

۶- مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف لذت پاتا ہوں لہ

کلیات امدادیہ فیصلہ ہفت مسئلہ صـ ۵

۷- ۱۷ ستمبر ۱۹۵۹ء کا واقعہ ہے کہ عید میلاد النبی کے سلسلہ میں آپ سے پورسٹل جیل تشریف لانے کی استدعا کی بے حد مصروفیت کے باوجود آپ نے آنے کا وعدہ فرمایا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ شرائط چائے وغیرہ کا میرے لیئے کوئی انتظام نہ کریں باقی پیغام تھا کہ سواری کا بندوبست بھی نہ کریں۔

لہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں قیام نہ کرنے والے اپنے پیشواؤں کی سنت ادا کر رہے ہیں یا مخالفت کیا یہ ان سے زیادہ علم والے ہیں یا متقی یا محقق فیصلہ خود کر دو

آپ عین مقررہ وقت پر تشریف لائے[1]۔

ماخوذ مختصر رسالہ خدام الدین ۲۲ فروری سنہ ۱۹۶۳ء صہ ۲۸

۸- انوار و تجلیات

اور میں اس سے پہلے مکہ معظمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد مبارک میں ولادت کے روز حاضر تھا اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے تھے اور آپ کے ان معجزات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ جو ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہوئے اور ان مشاہدات کو بیان کر رہے تھے جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ اچانک بہت سے انوار ظاہر ہوئے میں نہیں کہہ سکتا کہ ان جسمانی آنکھوں سے دیکھا اور میں بیان نہیں کر سکتا کہ صرف روح کی

---

[1] حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آتے جاتے رہے ہیں رسالہ خدام الدین پڑھنے والوں کو غور کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم چلیں۔

آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا واللہ اعلم کچھ نہیں بیان کیا جا سکتا۔ کہ ان آنکھوں سے دیکھا یا روح کی آنکھوں سے میں نے ان انوار کے متعلق بھی غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان فرشتوں کا ہے جو ایسی مجالس اور مشاہد پر موکل اور مقرر ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں،،

فیوض الحرمین عربی اردو ص۸۰

۹ فرمایا کہ مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے[1]

امداد المشتاق ص۵۰

---

[1] میانوالی شہر میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک: صدر ایوب خان کے وقت میں غالباً سال ۱۹۶۵ء تھا بارہ ربیع الاول کو سارا بازار سجایا گیا کئی مقامات پر جھنڈیاں لگائی گئیں بازار میں شربت۔ سکنجی وغیرہ ہم کی عام سبیلیں تھیں۔ بیل گاڑیاں علمائے کرام کے لئے مخصوص تھیں جن پر بہترین چادریں اور بیلوں پر خصوصی رومال وکپڑے باندھے ہوئے تھے۔ یہ جلوس ہزاروں کی تعداد میں میلہ مویشیاں سے شروع ہوا اور کمیٹی باغ میں پہنچا۔ راستے میں پولیس کا انتظام تھا

تقریریں خورد و نوش کمیٹی میں شامیانہ میز کرسیاں لاؤڈ سپیکر کا انتظام لطف اور قابل ذکر کی بات یہ ہے کہ دیوبندی و وہابی فریق کے معتمد علماء جن کا صدر مولانا محمد رمضان صاحب موتی مسجد میانوالی والے تھے بازار میں کئی مقامات پر تقریریں کیں کمیٹیوں شامل تھا۔ سبزمنڈی کے پاس میری تقریر ہوئی۔ جب کمیٹی پہنچے۔ تو مولانا حافظ غلام نبی صاحب (بریلوی) نے تقریر کی اس کے بعد مولانا رضا محمد صاحب خطیب مسجد سنٹرل جیل میانوالی نے کی مولانا محمد امیر صاحب کوہاٹی خطیب مسجد میانوالی والے نے کی مولوی علی محمد صاحب سرکردہ اسلامی جماعت وہابی جماعت بلوخیل متصل میانوالی نے کی۔ صدر جلسہ مولانا محمد رمضان صاحب نے کی صلوٰۃ و سلام تو ہر سال آخیر پر ہوتا ہی ہے۔ گرمیوں کا موسم تھا ۱۲ بجے دن جلسہ میلاد النبی بصورت جلوس و خلوص بخیر و عافیت دعا خیر پر ختم ہوا

لب لباب: یا نتیجہ: بازار کی سجاوٹ۔ جھنڈیاں۔ شربت کی سبیلیں۔ جلوس۔ بیل گاڑیاں پھر ان کی سجاوٹ بیل گاڑی پر لاؤڈ سپیکر۔ نعت خان۔ نعرہ ہائے تکبیر و رسالت۔ تقاریر خورد و نوش قیام صلوٰۃ و سلام دعا خیر دیوبندی۔ اسلامی وہابیوں علماء کی شرکت بلکہ صدارت اہتمام انتظام،، اب بتاؤ وہ کس ہیئت کا میلاد پاک ہے جو منع ہے۔ اب سوائے میرے ہاتھ جوڑنے کے اور کوئی بات نہیں کہ میں قارئین کرام کے سامنے:

۱۰۔ ملا علی قاری نے بھی شرح مشکوٰۃ میں یہ بھی فرمایا،،
مگر یہ چونکہ نیک کام ہے اور بظاہر سبب گناہ نہیں
اور خوشی کے موقع پر اجتماع کی نظیریں شریعت
میں ثابت ہیں۔ بلکہ گاہ بگاہ حضرت بلال آں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مواعظ کا گلی کوچوں اور بازاروں
میں اعلان کیا کرتے تھے۔ اس لئے علماء اس
کی اجازت دیتے ہیں اور اس کو بدعت
حسنہ کہتے ہیں۔ جس کا فاعل مستحق ثواب
ہوگا

ماخذ مجلس میلاد شریف

فتاوٰی عبد الحی صہ ۱۰۴

٭ عرض کرتا ہوں صرف دل سے ایک شعر نکلتا ہے ۔

اے چشم اشکبار ذرہ دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو ٭

٭ یا رب کہ ہم خدام الدین لکھنے والوں اور پڑھنے والوں کو جو لکھتے ہیں کہ یہ میلاد النبیؐ کی کافرانہ رسمیں ہیں (العیاذ باللہ) ان کو اپنے غوث اور قطب کی لکھی ہوئی عبارتوں پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمایا۔

۱۱ اور فخر عالم علیہ السلام کو مجلس مولود میں حاضر جاننا بھی غیر ثابت ہے اگر باعلام اللہ تعالےٰ جانتا ہے تو شرک نہیں اے
فتاویٰ رشیدیہ صد ۱۰۳

اے گیارہ نمبر پڑھ لینے کے بعد۔ قارئین کرام کی خدمت بابرکت میں التماس ہے کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ کو کمترین نے اس طرح صاف اور مضبوط لکھا ہے۔ جس میں کوئی بات قابل اعتراض باقی نہیں رہی۔ شور فساد عقلمندوں اور اہل علم کا کام نہیں بری عادت اور ضد کمینوں کی ہوتی ہے۔ بڑوں کا یہ حق نہیں کہ خواہ مخواہ لوگوں کو ایک نیک کام میں جس سے انسانی زندگی کی تکمیل ہوتی ہے۔ روکیں اور بند کریں۔ رہا یہ کہ یہ کوئی فرض کام نہیں۔ یہ مسئلہ علیحدہ ہے۔ فرض واجب سنت مؤکدہ کی بحث کو داخل کر کے کسی کار خیر کو روک لینا یہ کمال نہیں اور نہ اس سے انسان کی شہرت یا درجہ بلند ہوتا ہے۔ بلکہ مَنّاعٍ لِّلْخَیْرِ کے متعلق قرآن پاک نے سخت کلمات بیان کئے ہیں۔ جو اہل علم سے مخفی نہیں آخر میں یہ نیازمند سب مسلمانوں کے لئے دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ ہم سب کو اپنی محبت اور اپنے پیارے حبیب نور مجسم مختار کل دلوں کے سکون عالم ماکان وما یکون محمد مصطفیٰ سمیع وبصیر صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق۔ درد۔ ذوق شوق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

عرس مبارک

۱۔ شاہ عبدالعزیز صاحب کا معمول تھا کہ شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالرحیم صاحب کے مزارات پر سال بھر میں ایک مرتبہ تشریف لے جاتے آپ کے متعلقین بھی آپ کے ساتھ جاتے اور وہاں جا کر فاتحہ پڑھتے فاتحہ کے بعد قرآن شریف یا مثنوی کا وعظ فرماتے اور وعظ کے بعد چنے یا الائچی دانے یا اور کچھ تقسیم فرما دیتے

حکایات اولیا صفحہ ۶۰ حکایت (۲۹)

۲۔ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اپنے بعض مکاتیب میں تحریر فرماتے ہیں عرس کا دن اس لئے ہوتا ہے تاکہ دار العمل سے دار الثواب کی طرف منتقل ہونے کا دن یاد رہے۔

(ماخذ مسئلہ عرس کرنا) فتاویٰ عبدالحی صفحہ ۹۹

۳۔ لفظ عروس ماخوذ اس حدیث سے ہے نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ یعنی بندہ صالح سے کہا جاتا ہے کہ عروس کی طرح آرام کر کیونکہ مقبولان الٰہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی ہے

اس سے بڑھ کر کون عدوسی ہو گی"

چونکہ ایصال ثواب بروح اموات مستحسن ہے خصوصاً جن بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل ہوئے ہیں ان کا زیادہ حق ہے اور ہر اپنے پیر بھائی سے ملنا موجب ازدیاد محبت و تزاید برکات ہے اور نیز طالبوں کا یہ فائدہ ہے کہ پیر کی تلاش میں مشقت نہیں ہوتی بہت سے مشائخ رونق افروز ہوتے ہیں اس میں جس سے عقیدت ہو اس کی غلامی اختیار کر لے اس لئے مقصود ایجاد رسم عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلے کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جاویں باہم ملاقات بھی ہو جائے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچایا جائے۔ یہ مصلحت ہے تعیینِ یوم میں۔ رہا خاص یوم وفات کو مقرر کرنا اس میں اسرار مخفیہ ہیں ان کا اظہار ضرور نہیں[1]

کلیات امدادیہ فیصلہ ہفت مسئلہ ص۸

---

[1] تعیین یوم کی مصلحت کا اظہار ہو گیا باقی عبارت ویسے صاف ہے۔ اسرار مخفی نا اہلوں سے چھپائے جاتے ہیں۔ رسالہ خدام الدین کے قارئین اپنے سب سے بڑے پیشواء کی عبادت کو غور سے پڑھیں،،

۴۔ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع

حضرت والد ماجد مولینا حافظ محمد امیر احمد صاحب و عم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمتہ اللہ علیہما نے بیان فرمایا۔ کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوھی اور حضرت نانوتوی کے مرید و شاگرد سب جمع تھے۔ اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے۔ کہ حضرت گنگوھی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا ہر چند فرماتے ہیں۔ کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں

کہنے دو۔"

حکایات اولیاء ص۲۴۹ حکایت نمبر(۲۰۵)

لہ مجمع سے مراد عرس مبارک ہے ورنہ جلسہ یا سیرت النبی کی مجلس لکھ دیتے۔ حضرت رشید احمد گنگوھی و حضرت قاسم نانوتوی کے کمالات کوئی غیر معروف نہیں اتنے بڑے مجمع میں خود داری کی فنا کا اظہار کر دینا معمولی بات نہیں گنگوہ والوں کے ایسے واقعات کی حقیقت اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ یہ ظاہر باطنی فیض دیتے ہیں اس میں شک نہیں" البتہ کمال والوں کے فیض دینے کے طریقے الگ الگ ہوتے ہیں اور فیض لینے والا ہی لیتا ہے۔ ہمارے اہل سنت و جماعت خصوصاً آستانہ عالیہ بہور شریف میں جو سالانہ عرس مبارک ہوتا ہے ان کا طریقہ یہ ہے کہ صبح کی نماز کے بعد ختم قرآن پاک سلسلہ شریف ایصال ثواب تقاریر نماز با جماعت صلوٰۃ و سلام دعا لنگر تقسیم پھر تقاریر وعظ و نصیحت مراقبہ ذکر اذکار مسائل کرامات وظائف اللہ تعالیٰ کے نام کی سکھائی بلکہ تاکید کی جاتی ہے۔ رخصت کے وقت اللہ اللہ کہنے کی تاکید تعویذ تسکین دعا کی جاتی ہے۔ خصوصاً نماز با جماعت حلال کھانے اور کمانے مستورات کے پردہ اور لباس کے متعلق شرعی نقطہ نگاہ سے سمجھایا جاتا ہے۔ پاکستان کی ترقی اور اسمیں اسلامی قوانین جاری کرنے کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ جو محتاج بیان نہیں ۱۲

۵- پس حق یہ ہے کہ زیارت مقابر - اِنفرادًا و اجتماعًا دونوں طرح جائز اور ایصال ثواب قرأت و طعام بھی جائز اور تعیین تاریخ بہ مصلحت بھی جائز سب مل کر بھی جائز"

کرامات امدادیہ فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۸

۶- بیان فرمایا کہ میرے بڑے بھائی شیخ ذوالفقار علی صاحب جب ملک پنجاب سے واپس آئے اور مجھکو اوراد کا شائق پایا فرمانے لگے کہ مجھ کو ایک فقیر نے ایک عمل بتلایا ہے تم سیکھ لو میں نے اس کو اس سے لے لیا ایک مرتبہ میرا دہلی جانا ہوا وہاں عبید اللہ مسند نشین درگاہ حضرت صابر بخش نے تقریب عرس عہ میں مجھ کو بلایا اور کسی اپنے مرید کا ہاتھی سواری کو بھیجا جب میں ان کے مکان پر پہنچا تو دیکھا کہ لوگ بڑی شان و شوکت سے جمع ہیں - میں فقیرانہ حالت سے گیا تھا مجھ کو دیکھتے ہی تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور

عہ دہلی کا شہر اور اولیاء کرام کا عرس مبارک - سبحان اللہ کیا شان ہوگا - ان مقامات کا لفظ بلانے سے ثابت ہوا کہ اچانک نہیں گئے عمداً اور تیاری کرکے گئے ۱۲

دست بوسی کرکے مسند صدر پر بٹھایا''

امداد المشتاق ص۱۱۴

۷۔ جب منکر نکیر قبر میں آتے ہیں۔ مقبولان الٰہی سے کہتے ہیں نم کنومۃ العروس عرس کہ رائج ہے۔ اسی سے ماخوذ ہے۔ اگر کوئی اس دن کو خیال رکھے اور اس میں عرس کرے تو کون سا گناہ لازم ہوا

شمائم امدادیہ ص۶۸ و امداد المشتاق ص۸۸

۸۔ اور جاننا چاہیئے کہ بعض اولیاء اللہ سے بعد انتقال کے بھی تصرفات[ل] و خوارق سرزد ہوتے ہیں اور یہ امر معناً حد تواتر تک پہنچ گیا ہے'' مسئلہ ہفتم

کرامات امدادیہ ص۶

۹۔ پس جو عبادت کہ مسلمان سے ادا ہو اس کا ثواب کسی فوت شدہ کی روح کو پہنچائے اور جناب الٰہی میں دعا کرنا اس کے پہنچانے کا طریق ہے اور یہ بہت بہتر اور مستحسن طریقہ ہے اور وہ شخص کہ جس کے روح کو ثواب پہنچا رہا ہے۔ اگر اس کے حقداروں میں سے

ل تشریح کریں گے ۱۲ منہ جب کسی واقعہ کا علم خوب ذہن نشین نہ ہو سکے تو کتاب کے مصنف یا مولف کے متعلق دیکھ لیں تو پتہ لگ جائے گا جن کی تفصیلی پہلے صفحوں میں آچکی ہے ۱۲۔

ہے اسکے حق کے برابر ثواب پہنچانے کی خوبی بہت زیادہ ہوگی پس امور مروجہ یعنی اموات کے فاتحوں اور عرسوں اور نذر و نیاز سے اسقدر امر کی خوبی میں کوئی شک و شبہ نہیں" (صراط مستقیم ص ۶۴)

۱۰۔ اب اگر کوئی شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کیواسطے شب برات کو صلحاء کا مجمع کر کے کسی مقبرہ میں بہت ساری دعائیں کرے تو آنجناب کی متابعت کے باعث اسے ملامت نہیں کر سکتے۔ (صراط مستقیم ص ۶۳)

۱۱۔ خلال نے حضرت شعبی کی زبانی روایت کی ہے کہ زمانہ دراز سے انصار کا یہ دستور ہے کہ مرنے والے کی قبر پر جاتے اور قرآن خوانی کرتے"

تذکرۃ الموتی والقبور ص ۸۷

لے گیارہ نمبر پڑھ چکنے کے بعد" دلائل عرس مبارک ہر طرح قارئین حضرات کے سامنے ہیں انشاء اللہ تعالے تسلی ہو گئی ہو گی میانوالی کے احباب کے لئے یہاں قریب قریب کے عرسوں کا مشاہدہ بھی ذکر کر دیں تاکہ اس مضمون پر کوئی غبار باقی نہ رہے" بمقام موچھ ضلع میانوالی کے نامی گرامی مولانا غلام فرید صاحب مرحوم چشتی جن کے پایہ کا دیوبندی مولوی یہاں شاید ہی ہو گا عرسوں پر جاتے رہے خصوصاً ایک دفعہ بھور شریف عرس مبارک پر گئے تو

پکہوٹ چاندنہ ضلع میانوالی۔ دیوبندی۔ بریلوی عقائد کے دونوں بھائی۔ مولانا فخر الزمان اور ان کے والد نور الزمان صاحب کا عرس کرتے ہیں۔ خانقاہ کمل ضلع میانوالی معروف و مشہور ولی حضرت محمد عظیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ المعروف حافظ جی صاحب و میاں عبدالشکور محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہوتا ہے۔ شعبان کی چھ سات تاریخ کو وہاں چار بھائی دو وہابی غلام ربانی و عبدالواحد پسران غلام جعفر صاحب دو سنی سید امیر و عبدالرزاق پسران غلام جعفر صاحب رحمتہ اللہ دونوں فریق عرس کرتے ہیں۔ بلو خیل متصل میانوالی حضرت خواجہ صوفی جہانگیر خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ مجاز قبلہ حضرت صاحب بھور شریف کا سالانہ عرس مبارک ہوتا ہے۔ وہاں کے مولانا علی محمد صاحب مظاہری و مولانا اقبال محمد صاحب خطیب دیوبندی وہابی بلکہ سرکردہ عرس مبارک کے دن قرآن پاک کے ختم میں شریک ہوتے اور کھانا کھا کر جاتے ہیں یہ تو میرے سامنے کی بات ہے باقی دوسرے مقامات پر میں نے وہابیوں کو عرس مبارک میں شمولیت و تقریر و کھانا کھانیوالی جماعت کو دیکھا ہے نام بھی یاد ہیں لیکن سب کے لکھنے مناسب نہیں سمجھتا۔ اب زیادہ قیل و قال کریں تو کیا فائدہ یہی کھوٹا ہے کہ عرس خود کرتے ہیں عرسوں میں جاتے ہیں عرسوں کا کھانا کھاتے ہیں قرآن پاک کے ختم میں شریک ہوتے ہیں مزاروں کی آمدن باعث برکت و تبرک سمجھ کر لیتے ہیں باقی ان کے وسیلہ سے ہزاروں فائدے حاصل کرتے ہیں بتاؤ اب باقی عرس مبارک کے جواز میں کیا شک و شبہ رہ گیا ۱۲۔

۱۔ ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں و توشہ کرنا درست ہے

فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۶

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ قربانی دی اور فرمایا هٰذَا مِنْ جَمِيعِ أُمَّتِ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)

رسالہ خدام الدین ۳۰ دسمبر ۱۹۶۶ء ص ۸

لہ گیارہویں کا مقصد:۔ یہ تو سب مانتے چلے آرہے ہیں کہ ایصال ثواب درست ہے۔ رہا تعیین یوم اس کی عبارتیں پیشتر ازیں نقل کر چکا ہوں قارئین حضرات حق شناس فیصلہ کر چکے ہوں گے۔ رسالہ خدام الدین نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرما کر گیارہویں شریف کا ایسا ثبوت پیش کر دیا ہے جس میں قیل و قال کی گنجائش نہیں اب یہ تو ظاہر ہے کہ قربانی چاند کی دس تاریخ کو ہوئی اور رات گیارہویں کی تھی اور ساری امت میں حضرت شیخ عبدالقادر

جیلانی محبوب سبحانی قطب ربانی شہبیر یزدانی غوث الثقلین رحمتہ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔ اب یہ فعل ناجائز ہوا یا سنت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرا۔ سید الانبیاء سرکار مدینہ آپ نہ ہوتے تو دونوں جہان نہ ہوتے صلی اللہ علیہ وسلم نے تو طریقہ بتا دیا اور کر کے دکھا دیا۔ کہ چاند کی گیارہویں رات کو میں ایصال ثواب کر رہا ہوں۔ دیکھنا تم میری مخالفت نہ کرنا۔ اگر کرو گے تو تمہارا اپنا نقصان ہوگا۔ اب اگر کوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس چمکتی ہوئی حدیث پاک کی مخالفت کرے تو لوگ وہابی وہابی کہیں تو ان پہ گلہ ہے اب رہا یہ سوال کہ کیا اللہ والے جو مقبولان بارگاہ ہیں وہ دور سے سن سکتے ہیں یا دیکھ سکتے ہیں کہ نہیں۔ اور دیکھ اور سن کر امداد کر سکتے ہیں کہ نہیں اور ان کے دربار میں عرضیں اور گذارشیں کر سکتے ہیں کہ نہیں کیا غیر اللہ فائدہ دے سکتے ہیں کہ نہیں۔ کیا ان کو غائبانہ پکارنا درست ہے کہ نہیں اس کا جواب آؤ ہم تمہیں اس طرح لکھ کر پیش کریں جس سے آپ خوش ہو جائیں اور ٹھنڈے ہو جائیں دل شاد ہو جائے بنجر دل آباد ہو جائے۔ خشکی میں بہار آ جائے بے چینوں کو قرار آ جائے یا الٰہی اپنے فضل و کرم سے ان لوگوں کو ہدایت نصیب فرما جو چھوٹے چھوٹے اعتراض کر کے اپنا قیمتی وقت بھی ضائع

۴۳- میں کسی کا برا نہیں چاہتا جو لوگ گیارہویں شریف اور ختم شریف کے نہ ماننے کی وجہ سے وہابی وہابی کہتے ہیں۔ میں ان کا بھی بھلا چاہتا ہوں (مولانا احمد علی) رسالہ خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء صا

غوث الثقلین

۴۴- حضرت سید صاحب حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز کی بیعت برکت اور آں جناب ہدایت مآب کی توجہات کے یمن سے جناب حضرت غوث الثقلین[1] اور جناب حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کی روح مقدس

کرتے ہیں اور فائدہ بھی کچھ نہیں ہوتا بلکہ کمال والوں کی طرف انگلی اٹھا کر شرمندہ ہوتے ہیں یا الٰہی ان لوگوں کو سمجھ عطا فرما کہ کیمل پور کے کوّے کو حلال کہیں اور عرس مبارک اور گیارہویں شریف کا کھانا اور حسنین کریمین شہیدین رضی اللہ عنہما کی شربت اور شب برات کے حلوے کو حرام کہیں۔

[1] غوث الثقلین کا ترجمہ کسی عالم سے خود پوچھ لیں تاکہ تسلی ہو جائے۔

آپ کے متوجہ حال ہوئے ہیں"

صراط مستقیم صہ ۱۹۱

۵۔ زمانِ صحابہ سے تا ایں زمان

نہیں اہلِ باطن کا حدّ بیان

انہیں اپنا مولا سمجھتے ہیں ہم

دررا و عقبیٰ سمجھتے ہیں ہم

مگر سب میں جو اکمل النور ہے

لقب دستگیر[1] اس کا مشہور ہے

تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان صہ ۲۱۶

---

[1] لفظ دستگیر بھی فارسی کا لفظ ہے اس لئے اس کا معنی بھی بہتر ہے کہ کسی فارسی پڑھے ہوئے شخص سے پوچھ لیں۔ اس میں بہتری ہے۔ اگر مولف ان دونوں لفظوں کا ترجمہ لکھے تو شاید پھر کوئی یوں کہنے لگے۔ کہ دیکھو جی! دوسروں پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔ بس ان کا یہی کام ہے۔ ان کو اور مسئلے آتے ہی نہیں۔ اور نہ کرتے ہیں۔ بعض احباب یوں کہتے ہیں جی توحید بیان کرو۔ گویا کہ اولیاء عظام انبیاء علیہم السلام کے کمالات توحید کے خلاف ہیں۔ الامان الحفیظ۔ بزرگو! غوث الثقلین۔ اکمل النور۔ مولا۔ دستگیر کے معنی سے توحید کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

۶۔ ۷ صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی مَنْ بِغِنَاءِ الْکَرَمِ

رحمت بھیج اے پروردگار اس ذات پہ جو کرم کی تونگری سے

مِنْ بُیُوتِ الْفُقَرَاءِ یَذْھَبُ بِالْاِفْلَاسِ

فقرا کے گھر سے افلاس کو دور کرنے والے ہیں

مناجات مقبول درود شریف صـ ۱۰۸

صالحین سے مانگو

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی تفہیم حدیث

۱۔ حضرت ابن فراسیؓ ۔۔۔۔۔ بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ فراسیؓ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں لوگوں سے سوال کر دوں ؟ آپ نے فرمایا نہ مانگ ۔ اگر مانگنا ہی ہے ۔ تو صالحین سے مانگو ،،

رسالہ تجلی دیوبند صـ ۶۱ فروری و جنوری ۱۹۶۹ء

۲۔ خدا ہی کا یہ حکم ہے کہ رسول کے امر و نہی اور اس کے فیصلوں کو بے چوں و چرا تسلیم کیا جائے حتیٰ کہ ان پر دل میں بھی ناگواری پیدا نہ ہو ورنہ

ایمان کی خیر نہیں۔

خلافت و ملوکیت ص۳۰

۴۔ آخر میں دعا ہے کہ مولا کریم حضرت مولانا غلام خان صاحب کے فیوضات کو دائم و قائم رکھے اور کتاب جواہر القرآن کو امت مرحومہ کے لئے سرمایہ دارین بنائے نیز مرتب صاحب و باقی شائع کنندگان و معاونین کے لئے ذخیرہ آخرت بنے۔ مقدمہ جواہر القرآن ص۷

۱ مودودی جماعت خصوصاً نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سنیں کہ مانگنے کی ضرورت پڑے تو صالحین سے مانگو یہاں حدیث پاک میں مطلق مانگنے کا ذکر ہے حدیث پاک کو خواہ مخواہ مقید نہ کریں ورنہ نمبر ۲ کے لفظ ورنہ کے آگے پڑھ لیں ۱۲۔

۲ جب یہ عقیدہ ہو کہ ایک کتاب "جواہر القرآن" ساری امت مرحومہ کو دونوں جہاں میں فائدہ دے سکتی ہے اور ذخیرہ آخرت بن سکتی ہے اور وہ کتاب نہ خدا ہے نہ رسول تو کیا رسول اور اولیاء کاملین اس کتاب سے بھی کم حیثیت کے ہیں جو نفع نہیں دے سکتے اور ذخیرہ آخرت نہیں بن سکتے اس کی مثال تو ایسی ہوگی کہ میں گوبر کا گوشت اور شوربا تو کھا لوں گا لیکن غوث الثقلین کے اللہ تعالیٰ کے نام والا ذبح شدہ بکرے کا گوشت نہ کھاؤں گا اچھا اپنی اپنی قسمت ہے جسکو جو چاہے اللہ تعالیٰ نصیب کرے ۱۲۔

مولوی محمد شفیع سرگودھوی اور پسینہ

۱- فرماتے تھے کہ میں اپنے حضرت صاحب کے کپڑے دھویا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے آپ کا پسینہ لگا ہوا بنیان دھویا تو اسی نیت سے اس کا غسالہ پی لیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کا علم عطا فرمائے۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے علم کا راستہ آسان فرما دیا۔

اخبار امروز ۲۵ ستمبر ۱۹۶۹ء آخری صفحہ (از قلم مولانا محمد سعید اللہ لکھتے ہیں)

شورش کاشمیری

۲- کہا جاتا ہے کہ پرانے زمانے میں ابدالوں کے ہاتھ میں پتھر چاندی بن جاتا تھا۔ کہیں یہ نہ سمجھنا کہ یہ قول درست نہیں"

ب- کوتاہ نظروں کو صرف اپنا غم ہوتا ہے صاحب نظروں کو اپنا غم بھی ہوتا ہے اور بیگانوں کا بھی"

رسالہ چٹان لاہور ۶۱-۹-۱۱ صنا

احمد علی و حسین احمد مدنی کا خط

۳- حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس حضرت مدنی کا ایک

مکتوب ہے جو میرے لئے ذریعہ نجات ہے۔ یہ فرمانے کے بعد ایک چوکھٹہ میں جڑا ہوا مکتوب لائے ایک تمہیدی تقریر فرمائی کہ کامل وہ ہوتا ہے جو تحریر دیکھ کر ہی دل کے حالات معلوم کر لے۔ میں نے تقسیم ہند کے بعد حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا کہ ہم بہت دور ہو گئے ہیں جس پر حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے یہ مکتوب تحریر فرمایا جسے میں ذخیرہ آخرت سمجھتا ہوں"
رسالہ خدام الدین ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص ۱۳، ۱۹

اے کامل کی تعریف بیان کردی دلوں کی جان لیتے ہیں۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں بات کاملوں کی ہو رہی ہے۔ نہ کہ ناقصوں کی اور جو سب سے کامل اکمل ہیں اس کا سب کو پتہ ہے کہ مخلوق میں کون ہے وہ سرورکونین ہی تو ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جو حسین احمد مدنی کے خط کو تو ذریعہ نجات سمجھ لے اور محبوب صاحب کی گیارہویں پاک کو بے فائدہ سمجھتے یہ معمہ خدام الدین پڑھنے والے حل کریں یہ مسئلہ ہماری سمجھ سے دور ہے۔ یہ باتیں طعن کی نہیں بلکہ یہ سب عبارتیں مولف کے ہاں موجود ہیں۔ قرب وجوار کے احباب بالمشافہ تسلی کر سکتے ہیں۔ کہیں کچھ لکھ دینا کہیں کچھ یہ نئپ جوم کے حصہ میں ہیں الحمد للہ ہم میں نہیں ۱۲۔

انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کا دور سے دیکھنا اور سننا دنیا میں آنے سے پہلے اور وفات کے بعد

۱- حضرت عباسؓ نے پوچھا یا رسول اللہ چاند آپ کے ساتھ کیا معاملہ کرتا تھا اور آپ ان دنوں میں چہل روزہ تھے آپ نے فرمایا کہ مادر مشفقہ نے ہاتھ پیر مضبوط باندھ دیا تھا اور اس کی اذیت سے مجھے رونا آتا تھا اور چاند منع کرتا تھا حضرت عباسؓ نے عرض کیا آپ ان دونوں میں چہل روزہ تھے یہ حال کیونکہ معلوم ہوا فرمایا لوح محفوظ پہ قلم چلتا تھا اور میں سنتا تھا حالانکہ شکم مادر میں تھا اور فرشتے عرش کے نیچے پروردگار کی تسبیح کرتے تھے اور میں اُن کی تسبیح کی آواز سنتا تھا حالانکہ شکم مادر میں تھا۔

فتاویٰ عبدالحی کتاب الایمان والکفر صـ۲۳

۲- قرب نوافل اس کو کہتے ہیں کہ سالک سے انسانی صفتیں زائل ہو جائیں اور خدائی اوصاف حاصل ہو جائیں جیسے قُم باذن اللہ کہہ کر کسی مردہ کو زندہ کر دینا اور پھر اسکو ہلاک کر ڈالنا اور بہت دور کی بات سن لینا یا دور

کی چیز کا معائنہ کر لینا"

کلیات امدادیہ "ضیاء القلوب" ص ۲۰

۳۔ عارف ہر حالت اور ہر وقت میں خدا کے وجود کا تصور کرتا ہے اور کوئی چیز اس کو خدا کے دیکھنے سے اور خدا کا دیکھنا اور دوسری چیزوں میں دیکھنے سے نہیں روکتا ہے

کلیات امدادیہ "ضیاء القلوب" ص ۲۸ فنا کے مراتب کا بیان

۴۔ حضرت رابعہ شامیہ فرماتیں کہ میں جنات کو آتے جاتے دیکھتی ہوں اور مجھ کو حوریں نظر آتی ہیں"

بہشتی زیور حصہ ہشتم ص ۵۶

۵۔ شیخ العرب والعجم حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ نقش حیات ص ۶۳ پر ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک نقشبندی بزرگ جو صاحب کشف قبور تھے حضرت نانوتوی کے مزار پہ مراقب ہوئے اور انہوں نے تحریک خلافت میں انگریزوں کی سختیوں کا تذکرہ کیا تو مولانا نانوتوی نے فرمایا کہ وہ دیکھو مولوی محمود الحسن عرش خداوندی پکڑے ہوئے اصرار کر رہے ہیں کہ انگریز کو ہندوستان سے جلد نکال دیا جائے"

رسالہ خدام الدین ۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء ص ۱۵

۶- وھب بن منبہؒ کہتے ہیں کہ میں نے اکہتر ۷۱ کتابوں میں پڑھا ہے اور سب میں یہ مضمون پایا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عقل میں سب پر ترجیح رکھتے ہیں۔ رائے میں سب سے افضل تھے اور آپ ظلمت میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے۔ جس طرح روشنی میں دیکھتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضؓ نے روایت کی ہے اور آپ دور سے ایسا ہی دیکھتے تھے جیسا نزدیک سے دیکھتے تھے اور اپنے سے پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتے تھے جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے۔ اور آپ نے نجاشی کا جنازہ حبشہ میں دیکھ لیا تھا اور اس پر نماز پڑھی اور آپ نے بیت المقدس کو مکہ معظمہ سے دیکھ لیا تھا۔ جب کہ قریش کے سامنے اس کا نقشہ بیان فرمایا اور جب آپ نے مدینہ منورہ میں اپنی مسجد کی تعمیر شروع کی اس وقت خانہ کعبہ کو دیکھ لیا تھا اور آپ کو ثریا میں گیارہ ستارے نظر آیا کرتے تھے"

نشر الطیب وصل پنجم آپ کی بصر و بصیرت میں ص ۱۶۳

- ایک شخص محب اللہ کہ پہلے قوم ہنود سے تھا مجاہدہ کیا کرتا تھا

- - - - - - - - -

اس نے قبل اسلام اتنی محنت کی تھی کہ چودہ

طبق تک نظر پہنچتی تھی"
امداد المشتاق ص۷

۸۔ ایک دن اعلیٰ حضرت نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں۔ کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔

امداد المشتاق ص۱۷

اے چھ معتبر کتابوں کے حوالہ جات پیش کر چکا ہوں۔ حالانکہ کمترین اولیاء کاملین خصوصاً اپنے پیر مرشد اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمتہ اللہ علیہ کی نظر وکرم سے اس مضمون پر ایک مضبوط کتاب لکھ سکتا ہے نانوتوی قبر سے عرش کو دیکھ رہا ہے۔ محمود الحسن پکڑے ہوئے اقرار کر رہے ہیں۔ یہ ان کی باتیں سُن کر صاحب کشف کو بتلا رہے ہیں۔ ہندو کی نظر چودہ طبق تک چلی جائے پوری اکہتر کتابیں جو دو ہزار والا اونٹ مشکل سے بوجھ اٹھائے جس میں اس بے مثل و بے مثال احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بصیرت پاک کا ذکر ہو۔ اب بھی معترضین کی تسلی نہ ہو؟

؎ اور وہ یارسول اللہ کہنے والوں کو طعنہ دیں کہ کیا وہ تمہیں دیکھ رہے ہیں یا تمہاری سن رہے ہیں افسوس صد افسوس کم از کم نمبر (۸) پر تو نظر ثانی پھیریں۔ اگر حضور والاشان صلی اللہ علیہ وسلم دور سے سن اور دیکھ نہیں سکتے (العیاذ باللہ) جیسا آپ کا عقیدہ ہے جس کی (تشریح آخیر پر سوال و جواب میں آئے گی) تو آپ کے مہمانوں کا کھانا پکانے کس طرح تشریف لے آتے ہیں انبیاء علیہم السلام خصوصاً سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام مشائخ عظام کے ایسے واقعات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کے فضل و کرم سے یہ حضرات جب بارگاہ ایزدی میں مقبول ہوجاتے ہیں تو پھر جو ان میں سے درجات میں فوقیت رکھتا ہے۔ ساری کائنات کی ہر شئے کا ہر وقت معائنہ کرتا رہتا ہے۔ اور خبریں سنتا رہتا ہے۔ اور اس مسئلہ میں ذوق و شوق رکھنے والے اور علمائے اہل حق کا کسی قسم کا اختلاف نہیں،، رہی یہ بات کہ ہم نہیں مانتے اور جب ہمارے پیشوا اس طرح لکھیں اور کہیں تو ہم ان کو بھی نہیں مانتے۔ تو پھر آپ کو اگر کوئی یوں کہہ دے کہ اچھا شیطان کی مانتے رہو۔ ہماری نہ مانو۔ تو یہ ناراضگی ہم پر نہ کرنا اور نہ ہمیں بُرا بھلا کہنا کیونکہ پھر ہم لاجواب ہیں ۱۲۔ ؎

قبروں پر جانا اور کہنا کہ ہماری دستگیری کرو کیونکہ یہ مقبول بندے عالم شہادت میں تصرف کرنے کے متعلق باذن ان کے مجاز ہوتے ہیں

۱۔ اور اولیاء اور مشائخ کی قبروں کی زیارت سے مشرف ہوا کرے اور فرصت کے وقت اُن کی قبروں پر آکر روحانیت سے ان کی طرف متوجہ ہو اور ان کی حقیقت کو مرشد کی صورت میں خیال کر کے فیض حاصل کرے اور کبھی کبھی عام مسلمانوں کی قبروں پر جاکر

؎ یارب العالمین! سب مسلمانوں کو رشتہ محبت و الفت کا دِکھا، خصوصاً میانوالی کے رہنے والوں پر، میری یہ مختصر صاف ستھری تحریر جو کہ ان کی معروف مشہور کتابوں سے نقل کی گئی ہے۔ گھر گھر پہنچا۔ اپنوں کو محبت میں زیادتی اور دوسروں کو حقائق کی سمجھ عطا فرما۔ دِن قیامت میں اگر مجھ سے سوال ہوا تو میں تیرے مقبولان بارگاہ کے دامن کا سہارا لیکر یہ کہہ دوں گا کہ میں نے اپنا فریضہ ادا کر دیا تھا۔ اب تیری مرضی اور تیرے پیارے محبوب کی مرضی ۱۲۔

اپنی موت کو یاد کیا کرے اور ان پر ایصال ثواب کرے اور مرشد کے حکم اور ادب کو خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم و ادب کی جگہ سمجھے کیونکہ مرشدین خدا و رسول کے نائب ہیں۔

کلیات امدادیہ ,, ضیاء القلوب ص ۶۵

۲۔ آپ نے فرمایا کہ میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان اور روٹیوں کو محتاج ہوں کچھ دستگیری فرمائیے۔ حکم ہوا کہ تمکو ہمارے مزار سے دو آنے یا آدھ آنہ روز ملا کرےگا ایک مرتبہ میں زیارتِ مزار کو گیا وہ شخص بھی حاضر تھا۔ اس نے کل کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہر روز وظیفہ مقررہ پائیں قبر سے ملا کرتا ہے۔

امداد المشتاق ص ۱۱۷

۳۔ ان مراتب عالیہ اور مناصب رفیعہ کے صاحبان عالم مثال اور عالم شہادت میں تصرف کرنے کے مطلق ماذون و مجاز ہوتے ہیں اور ان بزرگواروں کو پہنچتا ہے کہ تمام کلیات کو اپنی طرف نسبت کریں۔ مثلاً ان کو جائز ہے کہ کہیں عرش سے فرش

تک ہماری سلطنت ہے۔

صراط مستقیم صہ ۱۱۴

قبرستان کے چھونٹے اور ان کا فائدہ

نسخہ طلا مقوی اعصاب اور عضو میں درازی اور فربہی لانیوالا
چھونٹے بڑے بڑے سات عدد قبرستان میں سے
لائیں۔ ایک ایک کو مار کر فوراً دو تولہ روغن چنبیلی خالص میں
ڈالتے جائیں پھر شیشی میں بند کر کے کاگ مضبوط لگا کر ایک دن
رات بکری کی مینگنیوں میں دفن کر دیں پھر نکال کر خوب رگڑیں
کہ چھونٹے تیل میں حل ہو جائیں پھر نیم گرم ملیں ترکیب ملنے کی
یہ ہے کہ پہلے عضو کو ایک موٹے کپڑے سے خوب ملیں جب
سرخی پیدا ہو جائے فوراً یہ تیل مل کر چھوڑ دیں۔ پندرہ
بیس روز تک ایسا ہی کرتے رہیں

"بہشتی زیور حصہ گیارہواں" کثرت خواہش نفسانی کا بیان صہ ۱۵۳

لہ قارئین حضرات کے سامنے چار حوالے چار معتبر کتابوں
معتمد علماء کے پیش کر رہا ہوں۔ جو تعارف کے محتاج نہیں۔
ان چار کتابوں کے چار حوالوں سے چند مسائل حاصل ہوئے ۔

۱- اولیاء کرام و مشائخ عظام کی قبروں پر جانا باعث برکت و باعث ایمان ہے۔

۲- مسلمانوں کی عام قبروں پر جا کر ایصال ثواب کرنا ایماندار کی علامت ہے۔

۳- اولیاء کرام کی مزاروں پر جا کر اپنی پریشانی اور محتاجی بیان کرنی اور عرض کرنی کہ میری دستگیری فرماؤ یہ شرک و کفر نہیں بلکہ عین سعادت ہے۔

۴- اللہ والوں کے قدموں میں سب کچھ ملتا ہے۔ آج داتا گنج بخش صاحب لاہور والوں کے پاؤں میں جو دنیا و دولت جمع ہوتی ہے۔ اس سے پاکستان کے رہنے والے بیشمار مولوی پل رہے ہیں جس میں ہر مکتب کے علماء شامل ہیں جن سے خوردبین واقف ہیں۔ یہ ظاہراً فائدہ نہیں تو کیا ہے۔

۵- اللہ والے قبروں میں رہ کر دنیا والوں کی حاجتیں پوری کر رہے ہیں اسمیں دور و نزدیک کا فرق نہیں تمہاری پکار سنتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔

۶- مقبولان بارگاہ ایزدی ہمارے جیسے نہیں ہوتے ان کو دونوں جہان میں تصرف کی قدرت حاصل ہوتی ہے باختیار ہوتے ہیں۔ حضور پرنور مدینے کے چاند صلی اللہ علیہ وسلم

دور سے پکارنا

(۱)

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا — ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفا
تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا — عشق کی پرہن کی باتیں نازیبا ہیں دست و پا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا
جام الفت سے تیرے بس ہی نہیں اک جرعہ نوش — سینکڑوں دل پر تیرے مشتاق ہیں اے مہ وش

---

* کو مختار کل نبی نہ ماننے والے صراط مستقیم کی عبارت کو غور سے پڑھیں اور اس کتاب کے مصنف اسمٰعیل شہید کا رتبہ و پایہ رسالہ خدام الدین پڑھنے والوں سے مخفی نہیں رسالہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء میں دوبارہ دیکھ لیں۔

۷۔ ہماری کتابوں میں قبرستان میں آنے جانے کے آداب دفن کا طریقہ تلقین دعا ایصال ثواب داخلی کے وقت سلام کلام وغیرہم دیکھا گیا ہے۔ لیکن قبرستان کے جوتے کے فوائد زیر نظر نہیں گذرے یہ فائدہ حکیم الامت کی کتاب سے جو عورتوں کے پڑھنے کے لئے تصنیف کی گئی ہے حاصل ہو

۸۔ اتنے واقعات کو پڑھ لینے کے بعد بھی اسی کی درستی نہ ہو تو پھر یہ زیادتی نہیں تو کیا ہے۔

دلمیں ہے ان کے بھرا اک بادہ وحدت کا جوش — پر یہی کہکہ اٹھے ہیں جب ہے آیا ان کو ہوش

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا — تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا — آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا : امداد المشتاق ص ۱۱۶

۲- یا مرشدی یا موئلی یا مفزعی

اے میرے مرشد اے میری پناہ اے میری گھبراہٹ کے سہارے

یا ملجائی فی مبدئی و معادی

اور اے جائے پناہ دنیا اور آخرت میں

ارحم علی یا غیاث فلیس لی

رحم کیجیے مجھ پر اے میرے فریادرس کیونکہ نہیں ہے میرے لیے

کنز سوی حبکم من زاد

اے میرے جائے پناہ سوا آپ کی محبت کے کوئی توشہ

یا سیدی للہ شیئا انہ

اے میرے سردار خدا کے واسطے کچھ عطا ہو

انتم لی المجدی وانی جادی

بیشک آپ میرے لیے جود و کرم کرنے والے ہیں اور میں سائل ہوں۔

کرامات امدادیہ ص ۳ اس قصیدہ کو ذوالفقار علی دیوبندی نے حاجی امداد اللہ صاحب کی مدح میں لکھا ہے جس سے تین اشعار نقل کئے گئے ہیں : صفحہ نمبر ۶۶ پر

نفع ہی نفع

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس (اور ذات) سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں کیونکہ نفس اگر برا ہے تب تو ظاہر ہی ہے کہ وہ بدخواہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیر خواہ ہیں اور اگر نفس اچھا ہے تب بھی بعض مصالح و منافع اس سے مخفی رہتے ہیں۔ ان مصالح

حاشیہ صفحہ ۶۶ کا ۵ یہ الفاظ قابل غور ہیں،، نائب۔ مددگار۔ در پہ تیرے۔ آسرا۔ اور وں سے کچھ التجا نہیں۔ محشر کے دن بھی تیری امداد کام آئے گی۔ میری پناہ۔ گھبراہٹ کے سہارے۔ رحائے پناہ۔ دنیا و آخرت رحم۔ فریاد رس۔ لِلّٰہ شَیئًا۔ اَلمُلجاِی۔ سائل،، پندرہ الفاظ۔ ان پر پندرہ دن بحث کی جائے تو ختم نہ ہو لہذا جو احباب جن کا اکثر وظیفہ یہ ہے کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے انکو پکارنا ناجائز ہے منع ہے شرک ہے کفر ہے وہ اپنے مقتدا علماء کے سامنے یہ الفاظ پیش کریں اور ہاتھ جوڑ کر عرض کریں کہ مہربانی فرما کر انکا مطلب ہمیں سمجھائیں تاکہ ہمارا ظاہر و باطن خوبصورت ہو جائے اور ہم آئندہ مسجد مہاجرین کے مولوی کو برا بھلا نہ کہیں اور یہ بھی نہ کہیں کہ یہ بڑا سخت ہے اور گالیاں دیتا ہے بلکہ یوں کہیں کہ واقعی نیاز مند سچا ہے۔

کا مشورہ وہ نفس نہیں دے سکتا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جمیع مصالح ضروریہ کا علم عطا فرمایا ہے اور آپ نے ان کی تعلیم فرمائی ہے بہرحال آپ سے نفع ہی نفع ہے اور پھر ہر نوع کا نفع پہنچتا ہے اس لئے آپ کا اپنی جان سے بھی زیادہ حق ہے اور آپ کی اطاعت مطلقاً اور تعظیم بدرجہ کمال واجب ہے اور اس میں تمام احکامات و معاملات آ گئے"

بیان القرآن ص ۸۱۷ تاج کمپنی

۲۔ بعضوں کو یہ شبہہ ہوا کہ اس کو کہنے کی گنجائش تھی کہ اگر خدا موجود ہے، تو وہی مغرب سے نکالے دفع اس شبہہ کا یہ ہے کہ اس کے قلب میں بلا اختیار یہ بات پڑ گئی کہ خدا ضرور ہے اور یہ مشرق سے نکالنا اسی کا فعل ہے اور وہ مغرب سے بھی نکال سکتا ہے۔ اور یہ شخص پیغمبر ہے اس کے کہنے سے ضرور ایسا ہو جاوے گا اور ایسا ہونے سے انقلاب عظیم عالم میں پیدا ہوگا کہیں اور لینے کے دینے نہ پڑ جاویں[1]"

بیان القرآن ص ۸۷ تاج کمپنی

[1] اس عبارت میں نمرود کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مباحثہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اچھا:

٭ اللہ تعالیٰ آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے تو مغرب سے نکال کر دکھا اس پر متحیر رہ گیا وہ کافر اب جو نمرود کو گنجائش تھی کہنے کی اور نہ کہا اس شبہہ کا جواب حکیم الامت دے رہے ہیں۔ اور ثابت کر رہے ہیں کہ نمرود کا عقیدہ یہ تھا کہ پیغمبر جو کہے وہ ضرور ہو جاتا ہے اور یہ تو مسلم ہے کہ امام الانبیاء حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ شان والے ہیں لہٰذا ان کا کہنا اللہ تعالےٰ کا کہنا ہے۔ پھر ان کے دربار میں جو کہو گے وہ سنا جائے گا۔ عرض کرو گے منظور ہو گی پکارو گے۔ مدد کئے جاؤ گے اور آپ سے ہم سب کو نفع ہی نفع ہو گا۔ بزرگو! ایسا عقیدہ نہ رکھو کہ کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کا دربار دربار ناز ہے اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار دربارِ نیاز ہے حاشیہ کا تعلق موٹی سرخی کے سب نمبروں سے ہوتا ہے اس کا ضرور خیال کریں ۱۲۔

٭٭

دربارِ رسالت میں علمائے کا عقیدہ

مولانا اشرف علیؒ

مطلع نورِ حق و دفعِ حرج
معنی الصبر مفتاح الفرج

اے لقاءِ تو جواب ہر سوال
مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

ترجمانِ ہر چہ مارا در دل ست
دستگیرِ ہر کہ پایش در گل ست

مرحبا یا مجتبےٰ یا مرتضےٰ
ان تغب جاء القضا ضاق الفضا

اَنْتَ مَوْلَی الْقَوْمِ مَنْ لَّا یَشْتَہِیْ
قَدْ رَدِیْ کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ

آں کہ از حق یابد او وحی و خطاب
ہر چہ فرماید بود عین صواب

آں کہ جاں بخشد اگر بکشد رواست
نائب است او دست او دستِ خدا است

حیوۃ المسلمین ص ۱۶۷، ۱۶۸

دستگیری کیجئے میرے نبی
کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی

جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی

میں ہوں بس اور آپ کا دربار سول
ابرِ غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

نشر الطیب ص ۱۹۴

اے بزرگ ترین مخلوقات بوقت نزول حادثہ عظیم
در عام کے آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کی میں پناہ

میں آؤں (صرف آپ کا ہی بھروسہ ہے)
نشر الطیب ص۲۵۵

اس بندہ نے آپ کو یا رسول اللہ مستغیث ہو کر اور امید کی چیزوں کا امیدوار ہو کر پکارا ہے۔ سو اس کے لئے سوا آپ کے لطف کے کوئی نظر گاہ نہیں
نشر الطیب ص۲۰۴

۲- امداد اللہ صاحب

۱- ہے وسیلوں کا وسیلہ وہی
بلکہ ساروں کا وسیلہ وہی ہے
کتاب کلیات امدادیہ

۲- ہے وہ سرمایہ وجود کائنات
دونوں عالم سے ہے مقصود اسکی ذات
مثنوی تحفۃ العشاق ص۵

۱- محمد خلاصہ ہے کونین کا ...
محمد وسیلہ ہے دارین کا
جہاد اکبر ص۳

۱- یہ کوتاہی اپنی نظر کی ہے یارب
تیرے نور کو سمجھیں اغیار تیرا
نالہ امداد غریب ص۱۸

۱- اے رسول کبریا فریاد ہے
یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
مناجات ص۲۳

۱- شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

۲۔ اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
تم اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ

۳۔ جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپکے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

گلزار معرفت

۳۔ قاسم نانوتوی رح

۱۔ امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید یہ ہے
کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار

۲ جیوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار

۳۔ ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا
کہ جائے اطہر کوچہ میں بن کے تیرے غبار

۴۔ ولے جہاں ہو فلک آستاں سے بھی نیچا
وہاں ہو قاسم بے بال و پر کا کیونکر گذار

۵۔ بحق آنکہ او جان جہاں است
فدائے روضہ اش ہفت آسماں است

رسالہ خدام الدین ۴ اپریل ۱۹۶۲ء صـ ۱۴

۴ عطاء اللہ شاہ بخاری

۱۔ بنازم مکہ کہ آبروئے خدا است
کسیکہ خاک درش نیست بر سر خاک است

رسالہ مذکور ص ۱۴

۵ ظہور الحق

۱۔ ترا نقش پا مشعلِ راہِ عرفاں
تیری خاک پا کحلِ چشم بصیرت

۲۔ ترا نام سامان تسکین جاں ہے
ترا ذکر ارض و سما کی ہے زینت

خدام الدین ۱۸ مارچ ۱۹۶۷ء صہ ۶

۶ محمد شفیع سرگودھوی

۱ کاش کہ ہوتا مدینہ اور شفیع خستہ دل
آنکھ کا سرمہ بناتا خاک کوئے مصطفیٰ

۲۔ اے شفیع بے نوا ہے دردِ دل کی یہ دوا
رکھ تصور یار کا جوں جوں کہ دل گھبرائے ہے

خدام الدین ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء صہ ۱۴

پنجابی نعت

۱ اے شاہ عرب ہک نظر کرم دی بھال جیہ دل دردماندی ہے
۲ تتی رو رو کے بے حال ہوئی بن ہجر و فراق نہ سہندی ہے
۳ جے میں عرض کراں بلیئوں عرب بلا کتھے میں عاجز کتھے شان تیڑا

۴ جے میں صبر گراں ہو سکدہ انہیں دل تنگ ہو کرلاندی اے
۵ جیندی صفت ثنا کرے آپ خدا ہے جن وبشر دی طاقت کیا
۶۔ ہیں حورہ ملک قربان سراواہ شان نبوت لکھاندی اے
۷۔ جتھے نفسی نفسی پکار ہوسی اوتھاں نظر تیڈی درکار ہوسی
۸۔ جبیندا اہو سیں شفیع توں پاک نبی ہیڑی پار ضرور انہاندی اے

۷ شورش کاشمیری

۱ سلام ان پہ کہ جن سے ہے نظم کون ومکاں
سلام ان پہ کہ جو شاہ دو جہاں ٹھہرے
۲۔ سلام ان پہ کہ جن کا نہیں مثل کوئی
سلام ان پہ کہ جو ہادیٔ زماں ٹھہرے
۳۔ جنہیں شعور نہ تھا عقدہ حیات ہے کیا
اس اک نگاہ کے صدقہ کے رازداں ٹھہرے
۴ وہ لوگ تھا جنہیں بے دست وپائی کا شکوہ
اسی کے در کی غلامی سے تیغ راں ٹھہرے

❁

۵۔ نثار دیدہ و دل، عشقِ مصطفٰی کی قسم
کہ یہ جنون بھی بڑی چیز ہے خدا کی قسم

۶۔ زمیں کا عجز انہیں کے قدوم کا صدقہ
فلک کے چہرہ پہ نور و پہ ضیاء کی قسم

۷۔ بہ آں گروہ کہ از عشق مصطفےٰ مستند
سلام ما برسانید ہر کجا ہستند

۸۔ شورش اس رحمتِ کونین کے دروازے پہ
آ ہی پہنچے ہو تو بخشش کی خبر لے کے چلو

مختصر ص ۱۱، چٹان ۱۱ ستمبر ۱۹۶۱ء

۸ ڈپٹی کا دروازہ

۱ (۱) جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان: جناب بحیثیت حاکم اعلیٰ کے امن و امان اور عدل و انصاف کے ذمہ دار ہیں ہمارا کام جناب تک اپنی فریاد پیش کرنا ہے۔

ترجمان اسلام ۵ مئی ۱۹۶۷ء ص ۸ (بیچ کئی علماء کے نام)

۸ مسئلہ

درود وظیفہ اشعار مثلاً

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا	یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ غَمٍّ مُغْرَقٌ	خُذْ یَدِیْ سَہِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

جواب :۔ ایسے کلمات کو نظم ہو یا نثر ورد کرنا مکروہ تنزیہی

ہے کفر و فسق نہیں یہ خود آپکو معلوم ہے کہ ندا غیر اللہ تعالی کہ دور سے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ انکو عالم سامع مستقل عقیدہ کرے ورنہ شرک نہیں مثلاً یہ جانے کہ حق تعالی ان کو مطلع فرما دیوے گا۔ یا باذنہ تعالے انکشاف اُن کو ہو جائے گا یا باذنہ تعالے ملائکہ پہنچا دیویں گے

فتاوی رشیدیہ صد ۶۸، ۶۹

۹۔ (حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق) یعنی جتنا سامان ہم نے تم کو دیا ہے اس میں تم کو خازن و حارس نہیں بنایا جاتا۔ جیسا دوسرے ملوک خزائن ملکیہ کے مالک نہیں ہوتے ناظم ہوتے ہیں بلکہ تم کو مالک ہی بنا دیا مالکانہ تصرف کے مختار ہو ۱ھ

بیان القرآن تاج کمپنی صد ۸۸۹

اے قارئین کرام نو نمبر یک بار پڑھ کر چند منٹ سوچیں اور غور کریں۔ فیصلہ خود کریں اس فیصلہ میں کمترین کی تشریح اگر مناسب سمجھیں تو پڑھ لیں اور یہ سب ان مذکورہ نمبر وں ہی سے اخذ کر کے درج کروں گا۔

۱۔ دین و دنیا کی کوئی مشکل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا حل نہیں ہوتی اللہ تعالے جل شانہ نے اپنے فضل و کرم سے ساری خدائی کا کارخانہ جس میں سارے جہان آ گئے

اپنے پیارے حبیب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد کر دیا ہے۔ اور فرما دیا ہے کہ اے پیارے محبوب یہ دونوں جہاں تیرے حوالے ہیں۔ ان میں سیاہ سفید کا تمہیں اختیار ہے۔ کائنات کو بچانا اور ڈبانا تیرے تصرّف میں ہے۔

۲۔ دور و نزدیک سے پکارنا اور اللہ والوں کی مدد حاصل کرنا۔ جب کہ ان کو خدا نہ مانے درست ہے۔

۳۔ اسی مضمون میں دور سے[۱] پکارنا۔ مدد[۲] حاصل کرنا[۳] وسیلہ شفاعت۔ نور[۴] علی نور۔ تصور[۵]۔ نائب[۶] خدا۔ دستگیر[۷]۔ جان بخشد[۸]۔ جائے[۹] پناہ۔ قدرت[۱۰]۔ تصرّف[۱۱]۔ مختار[۱۲] کل۔ بے[۱۳] مثل۔ مالک[۱۴]۔ مددگار[۱۵]۔ خلاصہ[۱۶] کونین۔ فریاد[۱۷] رس۔ تسکین[۱۸] جان۔ ناظم[۱۹]۔ شاہ[۲۰] دو جہان[۲۱] ہادی زمان[۲۲]۔ جان[۲۳] جہان۔ صلوٰۃ[۲۴] و سلام۔ نعرہ[۲۵] رسالت۔ سرمایہ[۲۶] آبروئے[۲۷] خدا۔ رازدان[۲۸]۔ رحمت[۲۹] کونین۔ حاظر ناظر[۳۰] ثابت ہوا۔

۴۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمیع کمالات کا اقرار ہم آپ کو مستقل بالذات یعنی خدا مان کر (العیاذ باللہ) نہیں کرتے بلکہ باذنہٖ تعالیٰ سمجھکر کرتے ہیں۔ اور یہ ہمارا اہل سنت و جماعت کا عقیدہ قرآن پاک و حدیث پاک کے مطابق ہے قارئین کرام کی تسلی کیلئے رشید احمد گنگوہی جو سب حضرات کے معتمد و بے مثال عالم ربانی ہیں کا فتویٰ نمبر آٹھ میں درج کر دیا تاکہ میرے مضمون پر کسی قسم کا غبار باقی نہ رہے آگے کسی کی مرضی ہے مانے یا نہ مانے

۵۔ باقی اعتراضات عنقریب سوال و جواب میں عرض کروں گا۔

مسئلہ صلوٰۃ وسلام

۱- آخر آمنہ کے لال کے سوا وہ کون ہے جس کا مقدس نام آج اربوں اشخاص کی زبانوں پر جاری اور قلوب میں ساری ہے اور جس کی بارگاہ قدس میں ہر لمحہ اور ہر گھڑی درود وسلام کی لاتعداد ڈالیاں۔ مخلوق خدا اور خود خالق ارض وسما کی طرف سے بھیجی جاتی ہیں۔ کائنات کا وہ کونسا حصّہ ہے اور دن اور رات کا وہ کونسا لمحہ ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نام لیوا آپ کی خدمت اقدس میں ہدیہ درود وسلام نہ بھیج رہا ہو"

خدام الدین ۸ جولائی ۱۹۶۶ء ص ۶

۲- فرمایا کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ عالم امر مقید بجہت وطرف وقرب وبعد وغیرہ نہیں ہے پس اس کے جواز میں شک نہیں۔

امداد المشتاق ص 59

۳- (لطیفہ) ایک خادم (حضرت صاحب کے) نے کسی

کتاب میں کلمہ امداد اللہ پڑھا اور کہا نام تا جی حضور کا اور
مدح و ثنائے عالی پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ ہنس
کر فرمایا۔ جہاں نظر کرو امداد اللہ ہے ظہور تمام (عالم) کا
امداد اللہ سے ہے اگر مدح و ثنا امداد اللہ نہ کریں کم بختی ؎
آوے۔

امداد المشتاق صہ ۸۶

؎ یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ درود پاک کے لیے کوئی
ایسا وقت نہیں کہ اس میں پڑھنا منع ہو جائے
جیسا کہ نمبر ایک سے ہم واضح اور ثابت کر چکے ہیں
معترضین حضرات تو اپنے پیشواؤں کا کلمہ بھی پڑھتے
آئے ہیں۔ تاکہ ان کی مدح و ثنا نہ کرنے سے کم بختی
نہ آئے افسوس کا مقام ہے کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ
تو وقت مقرر نہ کرے اور بندے صلوٰۃ و سلام پر پابندی
لگا دیں حالانکہ اس کے جواز میں کسی قسم کا شک بھی نہیں
حاجی امداد اللہ صاحب کا کلمہ پڑھنے والو مہربانی فرماؤ
اور غور کرو۔ انصاف کرو۔ صلوٰۃ والسلام پر بے فائدہ اعتراض
نہ کرو یہ تو چند حوالہ جات پڑھ رہے ہو خاص حوالہ جات تو میں نے تحریر
ہی نہیں کئے تاکہ تمہارا پردہ رہ جائے شاید باز آجاؤ ۱۲۔

انگوٹھے چومنا

جامع الرموز میں ہے۔

۱۔ اعلم انہ یستحب ان یقال عند سماع الاول من الشہادۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند سماع الثانیۃ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ یقال اللھم متعنی بالسمع والبصر ولاجدہ وضع ظفر الیدین علی العینین فانہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قائدالہ الی الجنۃ کذا فی کنز العباد انتہی

فتاوی عبدالحی ص ۲۱۸

لہ ترجمہ: مستحب یہ ہے کہ جس وقت موذن سے پہلی دفعہ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سنے زبان سے کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور دوسری دفعہ جب موذن کہے اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ زبان سے کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور یوں بھی کہے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ پھر ان الفاظ کے قریب دونوں انگوٹھوں کو چوم کر دونوں آنکھوں پر رکھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح کرنے والے امتی کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔

تشریح:۔ یہ مسئلہ مستند کتابوں میں موجود ہے از جبہ

طوالت ہونے کے یہاں مختصر کر دیا گیا ہے۔ دیوبند یو پی کی تفسیر جلالین میں اس آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ کے تحت حاشیہ پر پوری وضاحت سے یہ مسئلہ موجود ہے میرے پاس حافظ خالد صاحب ولد عبد الواحد تبلیغی جماعت میانوالی محلہ ابراہیم آباد آئے اور تسلی کر گئے۔ ان کے پاس بہار شریعت تھی۔ جس میں لکھا تھا کہ مرفوع حدیث سے ثابت نہیں میں نے کہا اگر مرفوع حدیث سے ثابت ہوتا تو پھر یہ فعل سنت موکدہ ہوتا یہ ہم کب کہتے ہیں۔ رہا مستحب اس میں ضعیف حدیث بھی قابل قبول ہے جو کہ اہل علم حضرات سے مخفی نہیں۔ البتہ صلوۃ وسلام و انگوٹھے نہ چومنے والا بندہ عوام الناس میں وہابی مشہور ہو جاتا ہے۔ کہ یہ اب ایک سنی اور دیوبندی وہابی کی پہچان کی ایک نمایاں علامت ہو چکی ہے۔ ویسے ہم انگوٹھے نہ چومنے والوں کو کافر نہیں کہتے، اور وہابی وہابی کہنے والوں کو روک نہیں سکتے نماز مسند اور عشاق کی علامتیں اور ہوتی ہیں شک وشبہ والوں کی اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے اب جو علامت آپ کو پسند ہو وہ اختیار کر لیں ۱۲۔

تعویذ و دم

۱۔ فرمایا کہ امروہہ میں ایک ہندو تھا وہ حضرت عبد الباری
سے کمال اعتقاد رکھتا تھا اس نے آپ سے عرض
کیا کہ میرے کوئی اولاد نہیں ہے۔ تعویذ دیجیے حضرت
نے تعویذ دیکر فرمایا کہ ابھی تو اپنی بیوی کے بازو پہ
باندھ دو اور بعد تولد فرزند اس کے بازو پہ باندھ دینا
تعویذ کی برکت سے اس کے لڑکا پیدا ہوا۔ جب وہ
سن تمیز کو پہنچا باغوائے بعض ہنود اس تعویذ کو کھول
ڈالا اس میں اٹڑی کھنبری سا دن آیا۔ لکھا تھا کہ پڑھ
کے اس نے تعویذ پھینک دیا۔ تعویذ پھینک کر وہ
نہانے کو گیا دریا میں ڈوب کر مر گیا

امداد المشتاق صفحہ ۱۱۸

۲۔ بھی فاتحہ کل بیماریاں دارو دافع کل بلائیں
پڑھ پڑھ کے یا لکھ لکھ پلوائے دیوے رب شفائیں [۱]

زینت الاسلام حصہ دوم ص ۸۸

---

[۱] دم درود تعویذ قرآن پاک اور حدیث پاک سے ثابت
ہے۔ بشرطیکہ جو شخص قرآن پاک اور حدیث پاک کو تسلیم

فاتحہ وسوم

۱- اور یہ بھی گمان نہ کریں کہ فوت شدہ لوگوں کو طعام سے فائدہ پہنچانا اور ان کی فاتحہ خوانی ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ کام تو بہت بہتر اور افضل ہے

صراط مستقیم صد ۷

۲- صدقہ نافلہ بوالدین واقربین ویتامی ومساکین

پڑھ کر ے۔ دم تعویذ کا انکار در حقیقت قرآن پاک کا انکار ہے۔ قرآن پاک اور حدیث پاک لوگوں سے مرعوب نہیں کہ وہ حرام کو حرام نہ کہیں اور انسان بذات خود حلال کو حرام کہتا پھرے دم تعویذ پہ ہندوں سکھوں کا بھی اعتماد ہے۔ جس طرح آپ کے حکیم الامت اشرف علی کی تحریر اور فرمایا یعنی حاجی امداد اللہ صاحب نے نمبرا میں لکھ دیا ہے۔ اب ہمارا اعتقاد اگر غیر مسلم سے بھی کم ہو جائے تو یہ ہماری کم بختی نہیں تو کیا ہے۔ ایسے مسائل تو بے شمار کتابوں میں موجود ہیں جنکا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ خدا جب دین لیتا ہے حماقت آہی جاتی ہے۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو مزید ثبوت کا محتاج ہو شعور والے کیلئے یہی کافی ہے بے شعوروں کو سلام کرو

وہمسایہ وسائلین وغیرہ بدہد۔

مالا بدمنہ فارسی صـ۹۱

۳۔ گیارہویں حضرت غوث پاک قدس سرہ کی۔ دسویں۔ بیسواں۔ چہلم۔ ششماہی سالانہ وغیرہ وحلوائے شب برات اور دیگر طریق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔

کلیات امدادیہ فیصلہ ہفت مسئلہ صـ۸

(فاتحہ مروجہ)

لہ فاتحہ سوم وچہلم وسالانہ وغیرہ ہم باعث ثواب و برکت ہیں۔ اور یہ صدقہ نفلی ہے۔ جس کا کھانا بھی ہر ایک کو درست ہے۔ حاجی امداد اللہ صاحب نے فیصلہ ہفت مسئلہ میں اس کی تشریح تفصیل کر دی ہے۔ وہاں دیکھو مجھے اتنے طویل مضمون کی خواہش نہیں ان پر علمائے کرام روشنی ڈال چکے ہیں فاتحہ فرض واجب نہیں کوئی آدمی غریب ہے یا ایصال ثواب مالی طور پر نہیں کر سکتا تو اس پر یہ ضروری نہیں کہ وہ قرض لے کر کرے۔ نہ ہم یہ کہتے ہیں۔ رہا ورثا کا یتیم ہونا اور ان کا ان کے مال و متاع سے کچھ ضائع کرنا یہ علیحدہ بات ہے۔ مسلمانوں کو

چاہیے کہ وہ ہر مسئلہ کے سمجھنے کی کوشش کریں۔ فاتحہ اور سوم اور ایصال ثواب کا مسئلہ علیحدہ ہے۔ رہا یتیم غریب کو ان چیزوں میں خرچ کرنا یہ علیحدہ بات ہے۔ علماء کرام کا کام ہے کسی جائز کام میں ناجائز بات دیکھیں وہ روکیں اور بتائیں نہ کہ جائز کام کو بند اور منع کر دیں۔ ہر اچھے اور نیک کام کو آنکھیں بند کر کے روک لینا اور حرام حرام کے فتوے لگا دینا یہ کوئی انسانیت نہیں اور نہ یہ مناسب ہے۔

ایسے کام کرنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے نہ کرنے سے گنہگار نہیں مگر یہ یاد رہے کہ دن قیامت میں فرضوں کی ادائیگی میں جو کمی واقع ہوئی ہو گی وہ نفلی عبادت سے پوری کی جائے گی علیٰ ہذا القیاس۔ لہٰذا کوئی اچھا کام معمولی سمجھ کر ترک نہ کرو۔ البتہ کوئی شخص اپنے اقربا احباب کے فوت ہونے کے بعد دعا یا ایصال ثواب نہ کرے تو اس میں علماء اہل سنت کو کوئی تکلیف نہیں۔

لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ط

بوسہ

۱۔ تعظیم دیندار کو کھڑا ہونا درست ہے اور پاؤں چومنا ایسے ہی شخص کا بھی درست ہے۔ حدیث سے ثابت ہے۔ فقط رشید احمد

فتاوی رشیدیہ ص ۴۵۹

۲۔ بادشاہ را سجدہ باجماع جائز نیست و خدمت کردن بوضع دیگر از استادن پیش او یا دست بوسیدن یا پشت خم کردن جائز است[1]

مالابد منہ ص ۱۴۸

---

[1] جن کو معرفت الٰہی کے انوار تجلیات حاصل ہیں۔ دنیا سے الگ ہو کر محبت کے دریا میں ڈوب چکے ہیں۔ اور جن کو اپنے محبوب کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا وہ یار کی گلی میں ڈیرے لگائے بیٹھے ہیں عشق کی آگ سینوں میں شعلہ زن ہے فراق کے زخموں میں چور چور ہیں سینہ میں سوز اچھل رہا ہے۔ جسم میں خون نہیں وہ خون آنکھوں سے نکل چکا ہے نور کی شعاعیں جب عاشق صادق کو آنے کا اشارہ کرتی ہیں تو وہاں محبت الٰہی کے بوسہ کا جو نظارہ ہوتا ہے وہ کسی مجنوں سے ناجی پوچھ یہ مسئلہ نااہل کیا جانے جنکو دریائے معرفت کا کنارہ دیکھنا بھی نصیب نہیں"

~~انکار~~

امداد المشتاق صـ۸۸

دُعا

۱۔ اور اس طرف سے تو اتنی رعایت ہے کہ درخواست دینے کا وقت بھی معیّن نہیں فرمایا وقت بے وقت جب چاہو عرض معروض کر لو نمازوں کے بعد کا وقت بھی تم ہی نے ٹھہرا رکھا ہے۔ البتہ وہ وقت دوسرے وقتوں سے زیادہ برکت کا ہے سو اس وقت زیادہ دعا کرو۔ باقی اور وقتوں میں بھی اس کا سلسلہ جاری رکھو جس وقت جو حاجت یاد آ گئی فوراً ہی دل سے یا زبان سے بھی مانگنا شروع کرو

حیات المسلمین صـ۱۰۸

۲۔ خلاصہ یہ کہ ذکر سے غافل مت ہو خواہ کوئی خاص ذکر کرو یا عام پھر خواہ ہر وقت ایک ہی یا کسی وقت کوئی پھر خواہ بے گنتی خواہ انگلیوں یا تسبیح پہ گنتی سے اور بعض دعائیں خاص وقتوں کی بھی ہیں۔

حیات المسلمین صـ۱۵۹

۳۔ سوال :۔ کیا جس چیز کی حرمت کا ذکر نہ ہو وہ حلال ہے

الجواب :۔ قانون یہی ہے جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو

وہ حلال ہے

رسالہ الاعتصام ۲۱ فروری ۱۹۶۹ء صد ۹

لہ اللہ تعالےٰ جل شانہ کے ذکر اذکار اور اس کی بارگاہ میں دعا کرنے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ قیام میں "بیٹھے سوتے" کروٹ کے وقت۔ چلتے پھرتے ذکر اذکار کی کوئی ممانعت نہیں۔ ہاتھ کار کی طرف دل یار کی طرف سنتے ہیں۔ کہ دعا پہ پابندی بہت لوگوں نے لگا رکھی ہے۔ شاید وہ اس میں کیا بہتری دیکھتے ہیں۔ یاد رکھو جب تک کسی چیز کی ممانعت اور روک تھام کا حکم قرآن پاک یا حدیث پاک میں صاف صاف نہ ہو اتنے تک وہ اچھا کام نہ منع ہو سکتا ہے نہ حرام ۔ رہا۔ دعا کا بعد نماز جنازہ کا ثبوت :۔ اس کے متعلق میانوالی کے دیوبندی وہابی۔ محمد امیر۔ علی محمد مظاہری۔ اقبال محمد۔ محمد حسین وغیرہ ہم علماء میرے ساتھ بحث کر چکے ہیں میرا لکھا انکے پاس موجود ہے وہاں سے پوچھ لیں۔ یہاں صرف اتنا لکھ دیا ہے کہ دعا کا وقت مقرر نہیں ہے دعا نہ مانگنے کی حدیث یا قرآن تم بڑھ کر لوگوں کو دکھاؤ اور سناؤ ہماری نظر سے دعا نہ مانگنے کا ذکر قرآن یا حدیث میں نہیں گذرا ۱۲۔

چند مسائل

۱۔ ض کو مشابہ بالدال پڑھنا مفسد صلوٰۃ ہے؟
جو شخص باوجود قدرت کے ضاد کو ضاد کے مخرج سے ادا نہ کرے وہ گنہگار بھی ہے اور اگر دوسرا لفظ بدل جانے سے معنے بدل گئے تو نماز بھی نہ ہوگی۔ اور اگر باوجود کوشش وسعی ضاد اپنے مخرج سے ادا نہیں ہوتا تو معذور ہے اس کی نماز ہو جاتی ہے اور جو شخص خود صحیح پڑھنے کا قادر ہے ایسے معذور کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ مگر جو شخص قصداً خالص دال یا ظاء پڑھے اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔

فتاوی رشیدیہ ص ۲۸۴

۲۔ جس کا کوئی پیر نہیں وہ شیطان کا مقلد ہے۔۔۔۔
سو یہ بات درست ہے

فتاوی رشیدیہ ص ۱۹۷

۳۔ جب مثنوی شریف ختم ہوگئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جائے گی گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی اور شربت بٹنا شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ

نیاز کے دو معنی ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوا خدا
کے دوسروں کے واسطے نہیں بلکہ ناجائز و شرک ہے
دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو
پہنچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اس میں کیا
خرابی ہے اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق
ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے
انکار کیا جائے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز
رکھنا ہے۔

شمائم امدادیہ ص ۶۸

۴- فرمایا کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واصل بالحق ہیں۔ عباد اللہ
کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں۔

۵- طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے اس
زمانہ میں لوگ انکار کرتے ہیں۔

امداد المشتاق ص ۹۲/۹۲

۶- ایک شخص نے اجمیر شریف کہا دوسرے نے کہا کہ
اجمیر اجمیر ہے شریف کیونکر ہو گیا۔ اس نے جواب
دیا۔ تمہارا مزاج کو شریف کہا جاتا ہے اس پر خوش
ہوتے ہو اور منع نہیں کرتے ہو۔ اور اجمیر کی شرافت
پر کہ مقبولان الٰہی کی وجہ سے پیدا ہوئی اس کا ایسا انکا

۷ تمثل سے حقیقت ملکیہ کا معدوم ہونا لازم نہیں آتا[1]
بیان القرآن صد ۶۰۷

[1] ان چند مسائل سے یہ فائدے حاصل ہوئے۔ جو سات نمبروں میں درج ہیں:۔
پہلا فائدہ:۔ حق کو جو قصداً دال یا ظاء پڑھے اس کے پیچھے نماز نہ ہو گی۔ اس مسئلہ کو یاد رکھیں۔
دوسرا فائدہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کامل ولی کی بیعت نصیب کرے یہ ضروری چیز ہے۔
تیسرا فائدہ نذر اللہ واسطے اور ثواب بندوں کو پہنچانا یعنی نیک بندے ہوں یا گنہگار چھوٹے ہوں یا بڑے مردوں یا عورتیں قریبی ہوں یا بعیدی درست ہے اور اس سے خیر کثیر حاصل ہوتی ہے۔
چوتھا فائدہ:۔ جس چیز کو کسی اچھی چیز کی طرف نسبت ہو جائے وہ ناقص بھی کامل بن جاتی ہے۔ البتہ نسبت کی دو مشہور قسمیں ہیں۔ ایک مجازی۔ دوسری حقیقی۔ جب سبب پایا جائے تو نسبت مجازی ہو جائے گی۔ اور نسبت مجازی کرنے سے حلال حرام نہیں ہوتا یہ ہماری روزانہ بول چال ہے مثلاً زید کی بھینس بکر کا گھوڑا۔ فلاں کی زمین مہاجرین کی مسجد۔ فلاں

کی عورت - ام سورۃ کا کنواں - ان باتوں سے شرک نہیں بنتا یہاں حقیقی معنی مراد نہیں یہ باتیں سمجھانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں :-

پانچواں فائدہ :- حضرت جبرائیل علیہ السلام کا انسانی البشری صورت میں حضرت مریم علیہا السلام کی خدمت مبارک میں آنے سے آپ کی نورانیت میں کوئی فرق نہیں آیا یہ بات مولوی اشرف علی کی تحریر سے ثابت ہوئی -

نوٹ) آگے سوال جواب یا گذشتہ موٹی سرخیاں مولف کی طرف سے ہیں لہذا اعتراض نہ کریں"

سبحان اللہ الحمد للہ - کتاب عنقریب ختم ہونے والی ہے - شاید کوئی کہہ دے کہ فلاں فلاں مسئلہ نہیں ہے - یا غصہ میں آجائے تو کہہ دے کہ ہم نہیں مانتے یہ کیا لکھا ہے وغیرہ وغیرہ - سوائے باتوں کا کوئی حل نہیں - ماننے والے تھوڑے لکھے کو مان لیتے ہیں نہ ماننے والا ابوجہل حضور انور کے لاتعداد کمالات دیکھ کر نہ مانا - شیطان کو دوزخ میں سے ہر لاکھ سال کے بعد نکالا جائے گا اور کہا جائے گا حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کر وہ انکار کرے گا اس لئے مولف دست بستہ عرض گذار ہے کہ بزرگو دستو عزیزو براہ حق اختیار کرو تھوڑے لکھے کو کافی سمجھو - ؀

چند شبہات کا ازالہ قارئین کرام کے لئے

۱۔ س :۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو لوگ بشر کہتے اس پر تم ناراض کیوں ہوتے ہو۔ حالانکہ قرآن پاک میں بشر کا اطلاق موجود ہے اور یہ امر فی الواقع آپ کی ذات میں موجود ہے۔

ج :۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا ہمیں انکار نہیں۔ لیکن جب کسر شان کے طور پر لفظ بشر استعمال کیا جائے گا۔ تو کفر ہو گا۔ خواہ وہ واقعی امر کیوں نہ ہو۔ کفار مکہ نے یہی کہا تھا کہ یہ کیا رسول ہے کہ طعام بھی کھاتا ہے۔ اور بازاروں میں بھی چلتا

؂ عطر تھوڑا قیمتی ہوتا ہے۔ پیشاب کا مٹکا کسی کام کا نہیں بلکہ برتن بھی ناپاک۔ اس کتاب کو پڑھنے میں لذیذ۔ پاس رکھنے میں تلوار۔ اندھیرے میں روشن۔ استعمال میں عطر کا کام دے گی۔ زکوٰۃ کے پیسہ سے خرید کر دینی مدارس میں طلباء پر تقسیم کرو۔ دونوں جہاں میں فائدہ ہو گا اور صدقہ جاریہ کا یہی طریقہ ہوتا ہے ۱۲

ہے اللہ تعالے نے جواباً فرمایا دیکھو تمہارے حق
میں یہ کفار کیسی مثالیں ذکر کرتے ہیں۔ پس گمراہ ہو
گئے اور ہرگز راہ حق تلاش نہ کر سکیں گے کفار
نے واقعی بات کہی تھی لیکن مقصود توہین تھی بشر کا
اطلاق ہوتے ہوئے بھی لوازمات بشریت میں مثلیت
موجود نہیں۔ حضور علیہ السلام کے جملہ فضلات بول و
براز خون وغیرہ بالاجماع پاک اور خوشبوناک تھے
جب کوئی شخص اپنے نسبی باپ کو میری ماں کا
یار کہہ کر نہیں بلاتا اور سمجھتا ہے کہ یہ بے ادبی ہے تو
حضور علیہ السلام جو امت کے باپ کے مانند ہوتے
ہیں ان کو ہلکے الفاظ سے کیوں بلائے۔

۲۔ س :۔ بشریت کے ہوتے ہوئے نور کس طرح ہیں
ج :۔ اس کا جواب گذر چکا ہے۔ جب جبرائیل علیہ السلام بشریت
کے لباس میں آئیں تو ان کا نور قائم رہے اور حضور
علیہ السلام بشریت کے لباس میں دنیا میں تشریف
لے آئے تو آپ کے نور میں فرق کیوں آئے۔

۳۔ س :۔ کیا نبی ہر وقت اس غیب کی خبر رکھتا ہے جو
اس کو دیا گیا ہے۔

ج :۔ ہاں! کیونکہ لفظ "نبی" صفت مشبہ کا صیغہ ہے اس

واسطے نبی کا علم غیب عطائی جس کی بنا پر اس کو نبی کہا گیا ہے وہ نبی کو علی الدوام رہے گا۔ یعنی از ابتدائے آفرینش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تا قیامت اور قیامت کے بعد تک بھی اور جنت و دوزخ وغیرہ ہم کا تمام علم غیب بلکہ اس سے بھی زیادہ جس کو اللہ تعالےٰ جانتے ہیں اور مخلوق کی عقلوں سے بالاتر ہے آپ کی شانِ نبوت کو حاصل ہے۔

س:۔ مختار کل نبی کی مختصر تشریح درکار ہے۔

ج: حاجی امداد اللہ صاحب نے تو اپنے پیر و مرشد کو مختار کل تسلیم کر لیا ہے جس کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں۔ ہمارے حضور انور کا اختیار محتاج بیان نہیں حدیبیہ میں جنت سے پانی منگوالیا پندرہ سو صحابیوں کی موجودگی میں مقام تبوک میں دو لاکھ صحابیوں کے لئے جنت سے کھانا منگا لیا۔ کئی مردے زندہ کر کے دکھا دیے۔ کھجور کے ستون کو فرمایا کہ اگر تو چاہے تو دنیا میں لگا دوں تو چاہے تو جنت میں اس نے عرض کی جنت میں آپ نے فرمایا میں نے جنت میں لگا دیا وہاں تیرے پھل صرف اولیاء کرام کھائیں گے بے شمار صحابیوں نے آپ سے جنت خرید لی ایک شخص نے عرض کی ایمان اسلام جب لاؤں گا کہ نماز میں دو پڑھوں گا۔ آپ نے فرمایا اچھا چاند

کو اشارے سے ٹکڑے کر دیا سورج کو واپس لٹایا آپ کے کہنے کے مطابق قیامت میں فیصلہ ہو گا۔ دونوں جہاں میں آپ کا حکم نافذ ہے۔ مختار کل ہو ئے اور یقیناً ہوئے اور ہیں۔ کسی کام میں کسی حکمت کی بنا پر طاقت استعمال نہ کرنا یہ مختار کل کے منافی نہیں آپ رمضان شریف میں دن کو کھا پی نہیں رہے بتاؤ کیوں؟

شیشے کے گھر میں بیٹھکر پتھر ہیں پھینکتے

دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھئے

۵۔س:۔ جب دیوبندی وہابی مودودی اسلامی تبلیغی تنظیمی جماعت کی کتابوں سے یہ سب واقعات اور مسائل ثابت ہیں تو پھر جھگڑا کیا ہے

ج:۔ دراصل بات یہ ہے کہ اپنے لکھے پر قائم نہیں رہتے کیوں کہ ان عبارتوں کے برعکس واقعات بھی ان کی کتابوں میں درج ہیں۔ اب اس کو آپ دو رنگی کہیں یا کچھ اور۔ کہیں اقرار کہیں انکار۔ کہیں مثبت کہیں منفی کہیں ہاں کہیں ناں۔ کہیں عاشق صادق کہیں مخالف ظاہر کسی فرقت انتی کسی وقت ہم مثل اس عادت اور طریقہ کو اختیار کرنے سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ ان حضرات کو معلوم ہو گا۔ الحمد للہ اہل سنت کی یہ عادت نہیں

ان کی کتابوں میں متضاد عبارتیں کیوں ملتی ہیں اس کا جواب دینا ہمارے ذمہ نہیں وہ خود بتائیں گے۔ ہم نے صرف اسبات کا اظہار کیا ہے کہ جن مسائل اور عقائد کے متعلق ان حضرات نے شرک و کفر بدعت کی آواز بلند کی ہوئی ہے۔ وہ بے بنیاد ہے اور صحیح یہ ہے جو پیش کر دیا گیا ہے۔ یہ دن رات کا شور جھگڑا فساد ان کی طرف سے ہے ہماری طرف سے نہیں۔ اللہ تعالےٰ جل شانہ تجدی پروانوں کو شمع رسالت کے پروانوں کی نوری تحریر پڑھ کر غور اور فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۶-س:۔ آپ کا آخری اعلان کیا ہے۔

ج:۔ بندہ نے تقریباً ایک صد بیس حوالہ جات تیس کتابوں معہ رسالوں کے لکھ کر عقائد کے موضوع پر مختصر بحث کی ہے متن میں سوائے موٹی سرخی کے مولّف کا کوئی کلام درج نہیں جس سے کوئی شبہ ہو۔ البتہ حاشیہ میں سمجھانے کے لیئے چند ضروری مقامات پر تشریح کر دی ہے۔ جن باقی تفسیروں اور حدیث کی کتابوں میں ان حضرات کے علماء نے ترجمہ یا حاشیہ لکھا ہے ان سے کوئی عبارت درج نہیں کی گئی۔ مولّف کے ہاں ان کی کتابوں سے مذکورہ مسائل و عقائد میں ایک

ہزار ہا حوالہ جات موجود ہیں اگر ضرورت محسوس ہوئی تو انشاء اللہ تعالٰے یہ خادم بھو ر دی پھر حاضر خدمت ہو جائے گا۔

۷۔ س :۔ کیا آپ کی کتاب سے اہلِ علم و عوام الناس دونوں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ؟

ج :۔ جی ہاں چند لحاظ سے اوّل یہ کہ کتاب مختصر اور حاشیہ دلچسپ ہے دوّم یہ کہ قیمت اتنی قلیل کہ ہر آدمی خرید سکتا ہے۔ سوّم یہ کہ اہل علم سے یہ عبارتیں مخفی نہیں اب صرف نظر ثانی کرائی گئی ہے چہارم یہ کہ عوام الناس کو صرف اتنا یاد رکھنا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام و مشائخ عظام رحمہم اللہ تعالٰی کو کائنات میں تصرفات کی طاقت۔ حاضر ناظر کی وسعت۔ امداد دینے کی قدرت۔ ہلاک کرنے یا بچانے کی جرأت۔ دور سے آنے اور جانے کی سرعت۔ ہمارے دلوں کی محبت و منافقت کی معرفت۔ ہر ذی روح اور غیر ذی روح کی حقیقت یہ سب کچھ اللہ جل شانہ کی عطا سے ان کو حاصل ہے۔ اس میں زندہ اور موت کی کوئی قید نہیں۔ ہم اہل سنت مقبولان بارگاہ کے سب کمالات باعلام الٰہی مانتے ہیں۔

نہ کہ مستقل ذاتی قدیمی مانتے ہیں۔ لہذا یہ بدعت شرک و کفر کی باتیں نہیں بلکہ یہ عقیدہ عین ایمان ہے۔ پنجم[۵] یہ کہ کتاب ہذا میں ان لوگوں کو دعوت اسلامی دی گئی ہے جو اہل سنت سے نکل چکے ہیں وہ اس کتاب کو پڑھ کر پھر مل جائیں۔ نہ ملنا ان کی طرف سے ہے۔ ہماری طرف سے نہیں۔ ششم[۶] یہ کہ اس کتاب کو ناظرین و قارئین حضرات پڑھ چکنے کے بعد ہمیں حق بجانب سمجھیں گے کہ واقعی زیادتی ان کی طرف سے ہے نہ کہ اہل سنت کی طرف سے۔ ہفتم[۷] یہ کہ اس کتاب میں اللہ والوں کا ہاتھ ہے۔ اس لئے اس کے پڑھنے اور عمل کرنے پر دونوں جہاں میں فائدہ ہوگا۔ ہشتم[۸] یہ کہ۔ یہ کتاب جھگڑے فساد کو ختم کرنے والی۔ اتحاد قائم کرنے والی۔ بے چین دلوں کو چین دینے والی۔ انتظار کی گھڑیاں ختم کرنے والی مشکل مسائل کو آسان کرنے والی۔ غرضیکہ اس راہ کے طالب کو حیران کرنے والی۔ جہنم سے بچانے جنت میں لے جانے والی ہے۔

۸۔ س:۔ آپ کے دعائیہ کلمات کیا ہیں۔

ج:۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دربار میں بوسیلہ نبی کریم رؤف الرحیم و جملہ عارفین کاملین کے التجا ہے۔ کہ وہ

سب مسلمانوں کو صحیح عقیدہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے یاالٰہی اپنے نیک بندوں کا عشق ادب نیاز نصیب فرما۔ یاالٰہی اصحاب کہف کے کتے کی طرح ہمیں اپنے مقبول بندوں کے دربار پہ پڑے رہنے کا مقام عطا فرما۔ یاالٰہی قیامت کے دن تو ہم سے پوچھے کہ دنیا سے میرے لئے کیا لائے ہو تو ہم کہیں کہ تیرے دیے ہوئے دل میں تیرے پیاروں کے جلوے لائے ہیں۔

یاالٰہی یہ آٹھ دن میں تیار کی ہوئی کتاب منظور فرما اور حضور انور کی ساری امت کو بخش دے جن احباب نے اس کتاب میں کسی قسم کا تعاون کیا ہے۔ اُن کو جزائے خیر عطا فرما۔ خصوصاً میرے دین دنیا کے رہبر اور ذمہ دار اساتذہ کرام و مشائخ عظام کو دونوں جہان میں وہ درجات عطا فرما کہ زبان بیان نہ کر سکے جن کے فیضان کرم سے کوزہ میں دریا بند کر دیا ہے یاالٰہی ان کو ہمیشہ ہمیشہ اپنا خاص قرب عطا فرما۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ محمد و اصحابہ و اہل بیتہ و اولیاء امتہ و علینا معہم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؛ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ جمعہ شریف۔ نیازمند خادم الابرار ابو الفیض دوست محمد قریشی بقلم خود۔

تقاریظ

٧٨٦/٩٢

اس فقیر کی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ قریشی صاحب کی اس سعی و محنت کو مقبول و مشکور فرمائے و قارئین کو ہدایت و انصاف کی توفیق عطا فرمائے اور تمام امت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم و فضل فرمائیے آمین ثم آمین

حقیر فقیر محمد صدیق عفی عنہ
نقشبندی بھوروی

ماشاء اللہ حضرت مولانا صاحب نے بہت بہترین اور مدلل کتاب تحریر فرمائی ہے اس کتاب کا ہر مسلمان کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
کہ یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

حررہٗ خادم العلماء ابوالضیاء فقیر غلام محمد غفرلہٗ
نقشبندی بھوروی

حامداً و مصلیاً و مسلماً

دورِ حاضر کے بعض احباب و اہل فکر بریلوی علماء اور دیوبندی حضرات کے درمیان اعتقادی اختلاف و نزاع کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے اور اختلاط و عدم امتیاز کے ماتحت ہر ایک کو حق بجانب بغیر کسی تحقیق کے کہکر لفظی نزاع کی حیثیت قائم کرتے ہیں حالانکہ اہل سنت و جماعت کے حقہ عقائد کی جماعت دورِ حاضر میں صرف بریلوی علماء اور ان کے متعلقین ہیں چونکہ یہی مذہب و عقیدہ حق پر مبنی تھا۔ جس کی تائید طوعاً و کرہاً دیوبندی اکابرین سے بھی باری عزاسمہ نے ان کی کتابوں میں تحریر کرادی لہٰذا اہل انصاف کے لئے یہی چند اعتقادی حوالے صحیح عقیدگی کے لئے کافی ہیں اللہ تعالےٰ بوسیلہ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب بندوں کی جماعت میں رکھے اور انہی سے قیامت میں اٹھائے میری دعا ہے کہ مولٰنا دوست محمد صاحب قریشی کی اس سعی جمیل کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے جنہوں نے اپنی محنت سے حق و باطل کا مابہ الامتیاز بیان کر دیا۔

المقرظ الفقیر ابو الطاہر محمد رمضان رضوی خطیب جامع مسجد کمرمشانی

هٰذا الکتاب مفید و مفیض واللّٰہ الہادی لمن یرید

فقیر میاں محمد عفی عنہ مقام ڈنگ شریف

تحریر صاف اور دلبہار ہے۔ اور کتاب ہذا کا مفہوم و مقصد حق پر مبنی ہے۔ مولوی فضل حسین قریشی رضوی خطیب جامع مسجد کمر شانی ضلع میانوالی

یہ رسالہ غور سے پڑھنے والا عقائد حقہ اہل سنت والجماعت سے بخوبی واقف ہو جائے گا۔
احقر العبید محمد سعید ہارڈی انڈسٹری نواں شہر

تقریظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد۔ جناب مولانا قریشی دوست محمد صاحب خطیب اعظم میانوالی سلجھے ہوئے ادیب اور مانے ہوئے خطیب ہیں زبان اور قلم کی خداداد صلاحیتوں کو خدمت دین متین کے لیئے وقف کر چکے ہیں۔ اور الحمدُ للّٰہ اپنی مساعی میں نہایت کامیاب ہیں۔ حضرت مولانا ممدوح کی تالیف ہذا کا مطالعہ کیا ثواب پر مشتمل پایا۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم مولانا ممدوح کے لیئے سعادتِ دارین کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین۔

حررہٗ فقیر خاکسار میاں خیر محمد غفرلہٗ نقشبندی رضوی سگ دربار عالیہ فتحیہ بھور شریف ضلع میانوالی ۵ شوال ۱۳۸۹ھ

ھٰذا التحقیق لازالۃ الشکوک من الاعتقاد الباطلۃ مفید ولاستحکامۃ العقائد الحقۃ منیر واللّٰہ اعلم وعلمہٗ الاتم

تحریرہ ابو محمد وارث علی شاہ مدرس مدرسہ فتحیہ دربار بھور شریف بقلم خود

یہ کتاب مذہب حقہ اہل سنت والجماعت کے لئے لاجواب تحفہ اور جامع کتاب ہے۔ یہ کتاب بڑی محنت اور تحقیق سے لکھی گئی ہے۔ جو کہ ملتِ اسلامیہ کے لئے مشعلِ راہ ہے اس کے مصنف و مولف جناب فاضل نوجوان حضرت قریشی دوست محمد صاحب مدظلہ، جو اس وقت خدمت دین میں پیش پیش ہیں ادیان باطلہ کے رد کے لئے یہ شیر ہیں اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے فضل و کرم سے تقریر و تحریر میں یدِ طولیٰ عطا فرمایا ہے صاحب موصوف فقط عالم دین ہی نہیں بلکہ اعلیٰ حضرت بھوروی رح اور محدث پاکستان شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد سردار احمد صاحب رح کے خصوصی منظورِ نظر اور پروردہ ہیں

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

میری دلی دعا ہے کہ پروردگار عالم مولانا صاحب کی عمر دراز فرمائے اور ان کی یہ سعی مشکور فرمائے۔ آمین ثم آمین

العبد المذنب فقیر محمد عبد اللطیف غفرلہ
خادم آستانہ عالیہ بھور شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب اکابر دیوبند سے بریلوی مذہب کا ثبوت۔
بعض بعض مقامات سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ دیوبندی علماء کا مسلمانان عالم کو بات بات پر کافر، مشرک، بدعتی اور خدا جانے کیا کیا کہنا۔ ان کا محبوب ترین مشغلہ ہے اور اسی شغل میں دنیا بھر کے مسلمانوں پر وہ طبع آزمائی کرتے ہوئے شب و روز کفر و شرک کی بمباری کرتے رہتے ہیں۔ اسلامی نظریات و معمولات ان کے نزدیک اس لیے قابل اعتراض ہیں کہ ان سے ان کی خود ساختہ توحید خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ حالانکہ نصوص قطعیہ۔ اور اسلاف و اخلاف کے اقوال و اعمال ان (اسلامی عقائد و معمولات) کی درستگی۔ صحت۔ اور اسلامی شعائر ہونے پر شاہد ہیں۔ بلکہ ان کے اپنے اکابر و اصاغر بھی تقریراً و تحریراً ان تمام عقائد و معمولات کو صحیح اور درست تسلیم کر چکے ہیں۔ جن کی بنا پر کفر و شرک کے گولے داغے جا رہے ہیں اللہ تعالے حضرت مولانا قریشی دوست محمد صاحب کو جزائے خیر سے نوازے کہ انہوں نے اس کتاب میں انتہائی خلوص و دیانتداری سے اکابر دیوبند کے وہ اقوال

و معمولات جمع کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اہل سنت کے
عقائد و معمولات اس قدر صحیح۔ مستند اور بے غبار ہیں کہ دیو بندی
حضرات کے اکابر و اصاغر بھی ان کو جائز و مستحسن تسلیم
کر چکے ہیں۔ اس کتاب کی موجودگی میں بھی اگر کوئی شخص
اپنے تکفیری مشاغل سے باز نہ آئے تو ضد اور تعصب کا
کیا علاج ہے۔

بہر حال یہ کتاب اپنے رنگ میں انوکھی اور نہایت
ہی مفید ہے۔ اللہ تعالے اسے فتنہ تکفیر کے انسداد کا
ذریعہ بنائے۔ آمین بحرمۃ النبی الامین علیہ و آلہ و اصحابہ افضل
الصلوات و اکمل التسلیم۔

حررہ الفقیر غلام فخر الدین گانگوی میانوالی

ملنے کا پتہ

۱۔ نیاز مند ابو الفیض دوست محمد قریشی خطیب مسجد مہاجرین
زینت الاسلام میانوالی شہر

۲۔ صاحبزادہ ابو الوفا خیر محمد صاحب بمقام سبھو رشریف
تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی

فہرست کتاب اکابر دیوبند سے بریلوی مذہب کا ثبوت